نامِ کتاب	چراغِ دینیات
مؤلف	**مولانا غیاث احمد رشادی**
صفحات	......۸۰......
سترھواں ایڈیشن	اگست ۲۰۱۲ء شوال ۱۴۳۳/ھ
تعداد اشاعت	پانچ ہزار

ناشر

صفا بیت المال ایجوکیشنل ویلفیر اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ انڈیا رجسٹرڈ 106/2010

احاطہ مسجد الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-انڈیا۔

مولانا غیاث احمد رشادی کی کتابیں اس ویب سائٹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

www.rashdibooks.com

فہرست مضامین

کلماتِ اسلام

کلمۂ طیبہ : لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ o

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں.

کلمۂ شہادت : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ : گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

کلمۂ تمجید : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ o

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کی ذات (ہر عیب سے) پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند ہے، عظمت والا ہے۔

کلمۂ توحید : لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o

ترجمہ : نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلئے ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کلمۂ ردکفر : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَآمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کلمہ سیدالاستغفار : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذُنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ o

ترجمہ : اے اللہ! آپ ہی ہمارے رب ہیں، آپ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آپ ہی نے مجھ کو پیدا کیا ہے اور میں آپ کا بندہ ہوں، اور میں آپ کے عہد (معاہدہ) پر قائم رہوں گا جس قدر مجھ سے ہو سکے۔ پناہ چاہتا ہوں میں آپکی اپنے کرتوتوں کے شر سے جو نعمتیں آپ نے مجھے عطا فرمائی ہیں میں انکا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کو تسلیم کرتا ہوں پس آپ مجھے بخش دیجئے اس لئے کہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔

ایمانِ مفصل : آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

ترجمہ : ایمان لایا میں اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل : آمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ

ترجمہ : ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے۔ اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیئے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو احکام اللہ کے رسول لائے ہیں ان پر دل سے یقین کرنے اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ایمان ہے۔ زمین و آسمان، چاند و سورج اور ستارے، جن اور انس، جنت و دوزخ، دن و رات، جمادات، نباتات اور حیوانات، پہاڑ، سمندر جنگل و بیابان سب کو اللہ تعالیٰ نے ہی اپنی قدرت و طاقت سے پیدا کیا ہے، زندگی اور موت، بیماری اور صحت، عزت و ذلت، نفع و نقصان، کامیابی و ناکامی، خوشحالی اور تنگ دستی سب اسی ایک اللہ کے ہاتھ میں ہیں، دنیا کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے اور دنیا کے اس نظام کو چلانے والا بھی وہی ہے، اللہ تعالیٰ ایک ہیں، پاک اور بے عیب ہیں، دنیا کے اس نظام کے چلانے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا اور ماننا

ضروری ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کو ایک جانتے ہیں وہ موحد و مسلمان ہیں اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں وہ مشرک اور کافر ہیں، سورج اور چاند، پتھر اور سانپ کو سجدہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ان سے کوئی چیز مانگی جاسکتی ہے، صرف ایک اللہ کو ماننا اور ایک اللہ ہی سے ہماری ہر ضرورت کی چیز مانگنا چاہیے۔

ہمیں دل سے یہ تصدیق کرنا اور زبان سے اقرار کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (عبادت کے لائق) نہیں ہے۔

فرشتوں پر ایمان

جس طرح ایک اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، فرشتوں کو عربی میں ملائکہ کہتے ہیں، فرشتے اللہ کا پیغام اور حکم لیکر دنیا میں آتے ہیں اور اس کا حکم نبیوں تک پہنچاتے ہیں، فرشتے ایسی مخلوق ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتے ۔ دنیا کے اس نظام کے چلانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم دیا جاتا ہے اس حکم کو وہ نافذ کرتے ہیں، فرشتے نہ مرد ہیں اور نہ عورت، انہیں اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے جو کام جس وقت میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے بس اسی کام میں مصروف رہتے ہیں، وہ ہماری حفاظت بھی کرتے ہیں اور روح قبض بھی کرتے ہیں، ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے لگے رہتے ہیں جو اچھے اور برے اعمال لکھتے رہتے ہیں جن کو کراماً کاتبین کہا جاتا ہے، فرشتے انسان کے مرنے کے بعد اس سے سوال جواب بھی کرتے ہیں جن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے فرشتے جنت اور دوزخ کے انتظام پر بھی مقرر ہیں، کچھ فرشتے عرش کو تھامے ہوئے ہیں اور عرش کے اطراف بھی ہیں جو اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، صبح و شام فرشتوں کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے، صبح والے فرشتے شام کو واپس چلے جاتے ہیں اور شام والے فرشتے آجاتے ہیں، فرشتوں کی تعداد کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان کو نہیں ہے۔

یہ چار فرشتے سب سے مشہور اور افضل ہیں

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لاتے تھے، وحی کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگیا، اب قیامت تک وحی نہیں آئے گی (۲) حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ بڑے بڑے کام ہیں جن میں قیامت کے دن صور پھونکنا بھی ہے (۳) حضرت میکائیل علیہ السلام پانی برساتے ہیں اور روزی کے دوسرے ذرائع پر مامور ہیں (۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام تمام جانداروں کی جان نکالنے پر مقرر ہیں

آسمانی کتابوں پر ایمان

جس طرح اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت عیسیٰؑ پر انجیل، حضرت داود علیہ السلام پر زبور اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن مجید نازل کی گئی، ان چار آسمانی کتابوں کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام پر وقتاً فوقتاً صحیفے بھی اتارے گئے، قرآن مجید ڈیڑھ ہزار سال کے گزرنے کے بعد بھی لفظ بہ لفظ بغیر کسی تبدیلی کے محفوظ ہے، انشاء اللہ قیامت تک یہ محفوظ رہے گا، قرآن مجید کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں میں لوگوں نے اپنی اپنی خواہش کے مطابق تبدیلیاں پیدا کرلیں جس کے نتیجہ میں یہ ساری آسمانی کتابیں اپنی اصلی شکل میں اب محفوظ نہیں رہیں، اسلئے ہم ان کتابوں کو نہ سچی سمجھتے ہیں اور نہ جھوٹی۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، اس کتاب کے بعد کوئی اور کتاب نازل نہ ہوگی، قرآن مجید حضور ﷺ پر جیسے جیسے نازل ہوتا تھا آپ ﷺ اسے لکھوا دیا کرتے تھے اور خود زبانی یاد فرما لیتے تھے، اور صحابہ کرامؓ بھی یاد کر لیتے تھے، کوئی بھی کتاب ایک دوبار پڑھنے سے طبیعت اکتا جاتی ہے لیکن قرآن پاک سے طبیعت نہیں اکتاتی بلکہ جیسے جیسے قرآن مجید کو پڑھا جاتا ہے اسکی لذت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، قرآن مجید کا حق یہ ہے کہ اسکو تجوید و ترتیل کے ساتھ پڑھا جائے، اسکو سمجھا جائے اور اس پر خود عمل کیا جائے اور دوسروں تک اس پیغام کو پہنچایا جائے، پورا قرآن پاک تیئیس (۲۳) سال کے عرصہ میں آہستہ آہستہ نازل

ہوا،سب سے پہلے سورۂ علق کی ابتدائی آیتیں اورسب سے آخر میں سورۂ نصر نازل ہوئی،قرآن مجید ہماری ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔

رسولوں پر ایمان

جس طرح اللہ پر،فرشتوں اور کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے،اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے نبیوں اور رسولوں کو اس دنیا میں بھیجا، اللہ کے نبی اور رسول اپنی فطرت اور اپنے اخلاق وکردار کے اعتبار سے ہر زمانے کے سارے انسانوں سے بہتر ہوتے ہیں،ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے،جن معزز اور مکرم ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نبی یا رسول مقرر کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی تعلیم لوگوں کو دیتے ہیں۔

صحیح صحیح یہ بتانا مشکل ہے کہ دنیا میں کتنے رسول اور نبی آئے اور کہاں کہاں اور کس کس ملک میں اور کس زمانہ میں بھیجے گئے؟ ہاں! اتنا کہا جا سکتا ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ نبی اور رسول دنیا میں آئے،قرآن پاک میں حضور ﷺ کے علاوہ دوسرے پچیس نبیوں اور رسولوں کے ناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت نوح علیہ السلام (۳) حضرت ادریس علیہ السلام (۴) حضرت ایوب علیہ السلام (۵) حضرت یونس علیہ السلام (۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۷) حضرت اسماعیل علیہ السلام (۸) حضرت اسحاق علیہ السلام (۹) حضرت یعقوب علیہ السلام (۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱۱) حضرت ہارون علیہ السلام (۱۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۱۳) حضرت زکریا علیہ السلام (۱۴) حضرت الیاس علیہ السلام (۱۵) حضرت الیسع علیہ السلام (۱۶) حضرت ہود علیہ السلام (۱۷) حضرت صالح علیہ السلام (۱۸) حضرت شعیب علیہ السلام (۱۹) حضرت لوط علیہ السلام (۲۰) حضرت ذوالکفل علیہ السلام (۲۱) حضرت داود علیہ السلام (۲۲) حضرت سلیمان علیہ السلام (۲۳) حضرت عزیر علیہ السلام (۲۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۲۵) سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو معجزات کے ساتھ بھیجا، یہ معجزات نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہیں

حضور ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں، آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے اور آپ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔

آخرت کے دن پر ایمان لانا

ہماری ایک زندگی تو وہ ہے جس میں اس وقت ہم رہ رہے ہیں، یہ دنیا کی زندگی ہے، اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی شروع ہوگی جسکو آخرت کی زندگی کہتے ہیں، آخرت کی زندگی کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے، آخرت کے دن پر ایمان رکھنا بھی ایمان کا اہم حصہ ہے، اس دنیا میں ہم اچھا یا برا جو کام بھی کر رہے ہیں یا کریں گے اللہ تعالیٰ اس کی جزا یا سزا کا فیصلہ آخرت کے اس دن فرمائیں گے جس کو ''قیامت کا دن'' کہتے ہیں۔

یومِ آخرت کے دو مرحلے ہیں، ایک مرحلہ قبر کی زندگی سے قیامت کے دن دوبارہ اکٹھا کئے جانے تک اور دوسرا مرحلہ قبر سے اٹھائے جانے کے بعد میدان حشر میں جمع ہونے، حساب کتاب ہونے اور پھر جنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک ہے، جس طرح کسان کھیت میں گیہوں بوتا ہے تو اس کھیت میں گیہوں ہی پیدا ہوتی ہے ایسا نہیں ہوتا کہ جہاں گیہوں بویا گیا ہو وہاں آم اگ جائیں، بالکل اسی طرح یہ دنیا کھیتی ہے اور آخرت فصل کا موسم ہے، اگر دنیا میں بھلائی کریں گے تو اسکا اچھا بدلہ آخرت میں ملے گا اور اگر دنیا میں برائی کریں گے تو اسکا برا بدلہ آخرت میں ملے گا، قیامت کا دن آنے سے پہلے بہت سی ایسی نشانیاں ظاہر ہوں گی جن سے معلوم ہوجائے گا کہ اب قیامت قریب ہے، قیامت سے پہلے دجال ظاہر ہوگا، حضرت مہدی آئیں گیا اور آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ ساری دنیا میں حضور ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلے فرمائیں گے اسکے بعد ایک دن آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، اس کی آواز سے سارے انسان مرجائیں گے، دنیا کی ساری چیزیں ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوجائیں

گی، بڑے بڑے پہاڑ روئی کی طرح ہوا میں اڑنے لگیں گے اور پوری زمین ایک چٹیل میدان کی طرح برابر ہوجائے گی پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے پھر دنیا کے سارے انسان اور جاندار زندہ ہوجائیں گے اور سب لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کر میدان حشر میں جمع ہوں گے۔ قیامت کے دن سورج بالکل سر پر آجائے گا، اسکی گرمی کی وجہ سے دماغ کھولنے لگے گا، اور زبان تالو سے لگ جائے گی، ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہوگا، ماں باپ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سے دور بھاگیں گے۔

جب سب لوگ جمع ہوجائیں گے تو فرشتے اللہ کے حکم سے اہل ایمان اور اہل کفر کو الگ الگ کردیں گے، سب کے اعمال نامے تولے جائیں گے جو نیک ہوں گے انکا حساب آسان ہوگا اور جو برے ہوں گے انکا حساب سخت ہوگا، نیک لوگوں کے اعمال نامے سیدھے ہاتھ میں اور برے لوگوں کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے، جن کے حق میں جنت کا فیصلہ ہوگا ان کو فرشتے جنت میں پہنچا دیں گے اور جن کے حق میں جہنم کا فیصلہ ہوگا ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

تقدیر پر ایمان

جس طرح اللہ پر، فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح تقدیر پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، شریعت میں تقدیر اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کو کہتے ہیں جو اس نے دنیا اور دنیا کی تمام مخلوقات اور خاص طور سے انسان کے بارے میں کردیا ہے یا آئندہ انکے بارے میں جو فیصلہ کرے گا، زندگی میں ہمارے ساتھ جو کچھ پیش آتا ہے اسکا تعلق تقدیر سے ہے، اللہ تعالیٰ نے جب اس پوری کائنات اور انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اسکے کچھ اصول اور قاعدے بنا دیئے، اب انہی اصول اور قاعدوں کے مطابق کائنات کا پورا نظام چل رہا ہے، اس نظام میں صرف اللہ تعالیٰ کا اِرادہ شامل ہے، دوسرا اس نظام میں ایک سکنڈ کا بھی فرق نہیں کرسکتا، سورج اور چاند کا جو نظام بنایا گیا وہ اس کے بنائے ہوئے نظام کے مطابق چل رہا ہے، دن اور رات اسی کے اِرادہ سے بدل رہے

ہیں، تقدیر پر ایمان لانا اس لئے ضروری ہے کہ انسان نہ تو اپنی کامیابی پر مغرور ہو اور نہ ناکامی پر مایوس ہو، دنیا میں ہمارے اوپر اچھے اور برے جتنے حالات آتے ہیں ہمیں ان تمام حالات کے بارے میں یہی سمجھنا چاہیے کہ یہ سب اللہ کے فیصلے سے ہوا ہے، اسکی حکمت سے وہی واقف ہے، تقدیر کے ہر فیصلہ پر مومن ومسلمان کو ہر حال میں راضی رہنا چاہیے، ایک بات یاد رہے کہ تقدیر کے بارے میں زیادہ بحث ومباحثہ اور سوال نہیں کرنا چاہیے، تقدیر پر بحث مباحثہ کرتے ہوئے بہت سی قومیں گمراہ ہو چکی ہیں، اگر کوئی بھلائی اور اچھی چیز ملے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھنا چاہیے اور کوئی تکلیف یا غلطی ہو جائے تو اسکو اپنی غلطی سمجھنا چاہیے۔

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان

جس طرح اللہ تعالیٰ سوکھی زمین کو بارش دے کر سرسبز وشاداب کر دیتے ہیں اور مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ ہم سب کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کریں گے، اس سلسلہ میں یوم آخرت پر ایمان کے سبق میں ہم نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، جس اللہ نے ہم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا وہی ہم کو دوبارہ پیدا کرے گا، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

حضورﷺ کی سیرت کا مختصر خاکہ

(پیدائش سے چالیس سال تک)

قریش مکۂ مکرمہ کا ایک مشہور قبیلہ ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے، قبیلۂ قریش میں کئی بڑے بڑے خاندان تھے ان میں ایک خاندان بنی ہاشم کا تھا، ہاشم اپنے خاندان میں بڑے معزز، سخی اور مہمان نواز شخص تھے، ہاشم کے بیٹے شیبہ ہیں جو عبدالمطلب سے مشہور ہوئے، عبدالمطلب کے بیٹے عبداللہ ہیں، عبداللہ اپنے باپ کے محبوب بیٹے تھے ان کی شادی قبیلۂ قریش ہی کے ایک بڑے گھرانے میں ہوئی ان کی بیوی کا نام آمنہ تھا، حضرت بی بی آمنہ کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا جس نے اندھیری دنیا کو اجالے میں بدل دیا عرب کی سوتی بستیوں کو جگا

دیا، یہی وہ بچہ ہے جس کو دنیا محمد رسول اللہ ﷺ کے نام سے یاد کرتی ہے، عرب کے دستور کے مطابق دائی حلیمہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔

آپ ﷺ جب چھ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور آپ ﷺ کے اس دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی آپ کے والد کا انتقال ہوگیا تھا اور آپ آٹھ سال دو مہینے دس دن کے ہوئے تو دادا عبدالمطلب کا بھی انتقال ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے چچا ابوطالب نے آپ کی پرورش کی، بارہ سال کی عمر میں ابوطالب کے ساتھ ملک شام کا پہلا سفر کیا۔

قریش کے لوگ آپ ﷺ کو امین اور صادق کہتے تھے، اس لئے کہ آپ امانت دار اور سچے تھے حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو مال تجارت دے کر ملک شام روانہ کیا، آپ نے پوری امانتداری سے تجارت کی آپ ﷺ کے اخلاق سے وہ بے حد متاثر ہوئیں، کچھ عرصہ کے بعد حضرت خدیجہؓ نے نکاح کا پیغام بھیجا، آپ ﷺ نے منظور فرمایا، نکاح کے وقت حضور ﷺ کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی، آپ ﷺ کئی کئی دن کا کھانا پانی لے کر ایک پہاڑ کے غار میں جس کا نام غارِ حرا تھا تشریف لیجاتے تھے اور وہاں اللہ کی عبادت کرتے تھے۔

چالیس سال سے ترپن سال تک

جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام غار حرا میں تشریف لائے اور آپ ﷺ کو اس بات کی بشارت دی کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں قرآن مجید کی پہلی آیتیں اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَق نازل ہوئیں، آپ ﷺ نے پہلے پہل چھپے چھپے اسلام کی دعوت دی، سب سے پہلے آپ ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہؓ نے اسلام قبول کیا، مردوں میں حضرت ابوبکرؓ، لڑکوں میں حضرت علیؓ اور خادموں میں حضرت زید بن حارثہؓ نے اسلام قبول کیا۔

رفتہ رفتہ اسلام کی آواز لوگوں کے کانوں میں پڑنے لگی، تین سال تک برابر چھپے چھپے اسلام کی تبلیغ ہوتی رہی، اس عرصہ میں تیس پینتیس آدمیوں نے اسلام قبول کیا، کعبہ کے قریب ایک گلی میں حضرت زید بن ارقمؓ کے مکان میں حضور ﷺ اور تمام مسلمان جمع ہوکر اللہ کی عبادت کرتے تھے

تین سال کے بعد کھلم کھلا اسلام کی دعوت دی گئی، اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والوں پر تکلیفوں اور ایذاؤں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

حضرت حمزہؓ، حضرت عمرؓ وغیرہ نے بھی اسلام قبول کرلیا، عرب کے سرداروں وغیرہ کی تکلیفوں سے تنگ آ کر سب سے پہلے حضور ﷺ کے حکم سے حبشہ کی طرف چند صحابہ اور صحابیات نے ہجرت کی، اسی زمانہ میں آپ ﷺ نے طائف کا تبلیغی سفر فرمایا اور معراج کا وہ حیرت انگیز واقعہ پیش آیا جس کو ہم بار بار سنتے ہیں، مکہ کے لوگوں کی تکلیفوں اور ایذاوں کی زیادتی نے صحابہ کرامؓ کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ مکہ چھوڑ کر کہیں چلے جائیں چنانچہ حضور ﷺ کی اجازت سے صحابہ کرامؓ نے حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی یہاں تک کہ اب مکہ میں حضور ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ اور چند کمزور مسلمانوں کے سوا کوئی نہ تھا، اس طرح آپ ﷺ نے پیدائش سے ترپن سال تک مکۂ معظّمہ میں اپنی زندگی گزاری یعنی نبوت کے ملنے کے تیرہ سال تک مسلسل تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے مکہ معظّمہ میں زندگی گزاری۔

ترپن سال سے ترسٹھ سال تک

نبوت کے تیرھویں سال جب کہ آپ ﷺ کی عمر ترپن سال تھی، آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی، آپ ﷺ کی ہجرت کے سال سے ہی اسلامی سن ہجری کا حساب شروع ہوتا ہے، اس طرح ہم آسانی سے پہچان سکتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ہجرت ہوئے کتنے برس ہوئے۔ ہجرت کے دوران آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی بستی جس کا نام قبا ہے، قیام فرمایا اور وہاں ایک مسجد تعمیر فرمائی جس کا نام ''مسجد قبا'' ہے

مدینہ کے انصار نے آپ ﷺ کا پرجوش استقبال کیا: آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر میں قیام فرمایا: مدینہ طیبہ میں دو یتیم بچوں کی زمین تھی آپ ﷺ نے اس زمین کو خرید کر اس میں مسجد تعمیر فرمائی جو آج بھی مسجد نبوی کے نام سے مشہور ہے، حضور ﷺ نے مکہ سے ہجرت کرنے والے مہاجرین اور مدینہ کے انصار میں بھائی چارگی کا سلسلہ قائم فرمایا۔

ہجرت کے دوسرے سال غزوۂ بدر پیش آیا جس میں صرف تین سو تیرہ مسلمان تھے اور کافر

ہتھیاروں سے لیس ہزاروں کی تعداد میں تھے،اس جنگ میں مسلمانوں کو کامیابی ملی، ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوئے صرف چودہ مسلمانوں نے شہادت کا مقام پایا۔

۲ھ میں حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا، ۳ھ میں جنگ احد ہوئی جس میں پہلے تو ایک ہزار مسلمان تھے اور پھر تین سو منافق میدان سے نکل گئے، صرف سات سو مسلمان رہ گئے تھے، جنگ کے ابتدائی مرحلہ میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے، اسی جنگ میں حضور ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے، اور ستر مسلمان شہید ہوئے۔

۶ھ کو حدیبیہ کی صلح ہوئی، ۸ھ کو مکہ فتح ہوا اور مسلمان فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، اسی سال جنگ حنین بھی ہوئی، ۹ھ کو جنگ تبوک ہوئی، ۱۰ھ کو حضور ﷺ نے آخری حج فرمایا، اسی آخری حج کے موقع پر آپ ﷺ نے عرفات کے میدان میں وہ تاریخی خطبہ دیا جس کا ہر ہر لفظ امت کیلئے بیش بہا خزانہ ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا، اے لوگو! میری بات کان لگا کر سنو نہیں معلوم آئندہ سال تم سے ملوں یا نہ ملوں تو اس وقت میری بات غور سے سنو، دیکھو! تمہارا معبود ایک ہے اور تم ایک باپ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، سب مسلمان بھائی بھائی ہیں، کسی کو کسی پر بڑائی نہیں ہاں جن کے اعمال نیک ہوں، اور سنو! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، تم دونوں کا ایک دوسرے پر حق ہے، اور دیکھو! غلاموں کے ساتھ زیادتی نہ کرنا، جیسا کھانا ویسا کھلانا، اور جیسا پہننا ویسا پہنانا اور یاد رکھو! تمہارا خون، تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہے، دیکھو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو، سن لو تم کو خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے، جہاں تم سے تمہارے عمل کے متعلق پوچھ ہوگی۔

ان تمام ہدایات کے علاوہ اور بھی ہدایات آپ ﷺ نے دیں۔ آخری حج سے فارغ ہو کر حضور ﷺ ۱۴رذی الحجہ کو نماز فجر کے بعد مدینہ طیبہ کیلئے روانہ ہوئے، مکہ پہنچنے کے چند دنوں بعد آپ ﷺ نے صفر ۱۱ھ کو ملک شام کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا انہی دنوں آپ بیمار ہوئے، بالآخر ۱۲ربیع الاول ۱۱ھ دوشنبہ کے دن ترسٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کی روح مبارک جسم مبارک سے نکل کر اعلی علیین میں پہنچ گئی۔

ازواجِ مطہرات واولادِ رسول اکرم ﷺ

آپ ﷺ کی گیارہ بیویاں تھیں،سب سے پہلی بیوی حضرت خدیجہ ؓ تھیں انکی وفات کے بعدحضرت سودہؓ اورحضرت عائشہؓ آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں،دیگرازواج مطہرات یہ ہیں اُم المساکین حضرت زینبؓ،حضرت ام حبیبہؓ،حضرت حفصہؓ،حضرت میمونہؓ،حضرت صفیہؓ،حضرت جویریہ،حضرت زینب بنت جحشؓ،حضرت ماریہ قبطیہؓ،حضور ﷺ کی بیٹیوں کے نام(۱) حضرت زینبؓ(۲) حضرت رقیہؓ(۳) حضرت ام کلثومؓ(۴) حضرت فاطمہؓ☆حضور ﷺ کے بیٹوں کے نام(۱) حضرت قاسم(۲) حضرت طاہر(انہی کوعبداللہ بھی کہا جاتا ہے)(۳) ابراہیم۔

مہاجرین وانصار

مہاجرین ان لوگوں کوکہا جاتا ہے جنہوں نے اپنے دین پرآزادی اوریکسوئی سے عمل کرنے کے لئے اوراسلام کو پوری دنیامیں پھیلانے کیلئے اپنے گھروں کوچھوڑکر مدینہ یا حبشہ وغیرہ کی طرف ہجرت کی ۔انصاروہ لوگ ہیں جودوررسالت میں مدینہ میں رہتے تھے،جنہوں نے حضور ﷺ کو مدینہ آنے کی دعوت دی،ہجرت کرنے والے مسلمانوں کی بےلوث مددونصرت کی، اوران کواپنا بھائی بنالیااوراسلام کی اشاعت میں حضور ﷺ اورمہاجرین کا بےحدساتھ دیا۔

چارخلفاء

حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کازمانہ دورِرسالت کہلاتاہے اوررسالت کے بعدجودورگزرااس کو خلافت کادورکہتے ہیں،اسلام کے چارمشہورخلفاءگزرے ہیں جن کوخلفاءاربعہ کہتے ہیں،اسلام کے سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ ہیں،پہلے آپؓ کانام عبدالکعبہ تھا،حضور ﷺ نے آپ کانام عبداللہ رکھا،آپ کی کنیت ابوبکراورلقب صدیق وعتیق تھا،حضرت ابوبکرؓ حضور ﷺ سے دوڈھائی سال بڑے ہیں،حضرت ابوبکرؓحضورکے یارغار ہیں ہجرت کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ ہی تھے،آپ کی خلافت کا زمانہ ۲۱؍ربیع الاول ۱۱ھ سے ۲۱؍جمادی الثانی ۱۳ھ تک ہے،گویادوسال دوماہ آپؓ کی خلافت کازمانہ رہا۔

حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے، حضرت عمرؓ کی کنیت ابوحفص اور لقب فاروق تھا، آپؓ کا سلسلہء نسب آٹھویں پشت میں جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے، حضرت عمرؓ حضور ﷺ سے تیرہ سال چھوٹے ہیں، آپؓ نے ۶ سن نبوی میں اسلام قبول کیا، آپؓ چالیسویں مسلمان تھے آپؓ کی خلافت کا دور ۲۲ ر جمادی الثانی ۱۳ھ سے شروع ہو کر ۲۷ ر ذی الحجہ ۲۳ھ کو ختم ہوتا ہے۔ گویا آپؓ تقریباً دس سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے، آپ کا دور فتوحات کا دور ہے۔

حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے، حضرت عثمانؓ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابوعمرو ہے، ذوالنورین آپؓ کا لقب ہے، آپ کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت پر حضور ﷺ سے جاملتا ہے، حضرت عثمانؓ حضور ﷺ سے تقریباً چھ سال چھوٹے ہیں، حضور ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپؓ کے نکاح میں آئیں، اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے، جنگ بدر کے سوا تمام غزوات میں آپؓ شریک رہے، آپ کی خلافت کا دور ۴ ر محرم ۲۴ھ سے شروع ہو کر ۱۸ ر ذی الحجہ ۳۵ھ کو ختم ہوتا ہے، گویا آپؓ تقریباً گیارہ برس تک خلیفہ رہے، باغیوں نے آپؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے، آپؓ کی کنیت ابوتراب اور ابوالحسن ہے، لقب حیدر اور خطاب تھا، حضرت علیؓ حضور ﷺ کے چچازاد بھائی تھے، ہجرت کے وقت آپؓ کی عمر اکیس سال تھی، ہجرت کے وقت حضور ﷺ نے امانتوں کی واپسی کیلئے اپنی جگہ پر حضرت علیؓ ہی کو سلا دیا تھا، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی دور خلافت میں آپؓ مشیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے، آپؓ کی خلافت کا زمانہ ۲۱ ر ذی الحجہ ۳۵ھ سے ۱۷ ر رمضان المبارک ۴۰ھ تک ہے، گویا آپ تقریباً پانچ سال تک خلیفہ رہے، حضرت علیؓ کا نکاح حضرت فاطمہؓ سے ہوا، اس طرح آپؓ حضور ﷺ کے داماد بھی ہیں۔ ابن ملجم نے فجر کی نماز کے وقت سجدے کی حالت میں آپؓ کو تلوار سے سر مبارک پر اس طرح مارا کہ آپ شدید زخمی ہو گئے، یہ زخم بہت خطرناک تھا تین دن بعد اسی زخم کی وجہ سے وصال فرما گئے۔

عشرۂ مبشرہ

(وہ دس صحابہ جن کو جنت کی بشارت دی گئی)

وہ لوگ جن کے جنتی ہونے کی حضور ﷺ نے دنیا ہی میں خوشخبری دی انکو عشرۂ مبشرہ کہتے ہیں یہ دس صحابۂ کرام ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکرؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عثمانؓ (۴) حضرت علیؓ (۵) حضرت طلحہؓ (۶) حضرت زبیرؓ (۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۸) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (۹) حضرت سعید بن زیدؓ (۱۰) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ

صحابۂ کرام اور تابعین کا بیان

جن پاک ہستیوں نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کو دیکھا ہو اور ایمان کی حالت میں ان کا خاتمہ ہوا ہو، انہیں صحابی کہتے ہیں، سارے صحابہ ہدایت کے ستارے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں تم ان میں سے جن کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاوگے، ہم نے جن چار خلفاء اور دس ایسے صحابہ کا ذکر کیا جن کو جنت کی بشارت دی گئی یہ بھی صحابی ہی تھے، ان کے علاوہ دوسرے ہزاروں صحابہ تھے جنھوں نے اپنے آپ کو دین اسلام کیلئے وقف کردیا تھا، وہ ہمیشہ حضور ﷺ کی اتباع کرتے تھے، تمام صحابہ امت کے دوسرے تمام مسلمانوں سے افضل ہیں اور صحابہ کی عظمت اور محبت ہمارے دل میں ہونی چاہیے، صحابہ کے کسی عمل پر تنقید نہیں کرنی چاہیے، صحابہ وہ خوش نصیب ہستیاں ہیں جنھوں نے حضور ﷺ کی صحبت پائی اور آپ کی راست تربیت میں رہ کر ایمانی قوت اور بصیرت حاصل کی، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمیں اچھا گمان رکھنا چاہئے۔

اور تابعی کی جمع تابعین ہے، تابعین ان لوگوں کو کہتے ہیں جنھوں نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کے کسی بھی صحابی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو، جیسے حضرت اویس قرنیؒ اور حضرت حسن بصریؒ وغیرہ یہ وہ ہیں جنھوں نے صحابہ سے ملاقات کی، اور تبع تابعین کہتے ہیں ان کو جنھوں نے ایمان کی حالت میں کسی بھی تابعی سے ملاقات کی ہو۔

اولیاءکرام کا بیان

جومسلمان اللہ تعالیٰ اوراس کے پیغمبرﷺکی اطاعت کرے، پنج وقتہ نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، صاحب نصاب ہونے پرزکواۃ دے،استطاعت ہونے پر حج کرے، اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کرے، چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچے،دنیاسے زیادہ آخرت کی فکرکرے، اللہ تعالیٰ کے اوراس کے بندوں کے حقوق ادا کرے،ایسے شخص کوولی کہتے ہیں،ولی کی جمع اولیاء ہے۔دنیامیں جتنے انبیاءاورصحابہ گزرے ہیں یہ سب ولی ہیں،ایساولی جوصحابی نہ ہووہ کسی صحابی کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا،جس طرح انبیاءکرام علیہم السلام سے معجزے ظاہرہوتے ہیں اسی طرح اولیاء کرام سے کرامات ظاہرہوتے ہیں،معجزوں اورکرامتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی طاقت ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی عظمت بڑھانے کیلئے کبھی کبھی ان کے ذریعہ ایسی باتیں ظاہر کردیتے ہیں جوعادت کے خلاف اورمشکل ہوتی ہیں ان باتوں کوکرامت کہتے ہیں، ولی بننے کے لئے کرامت کا ظاہرہوناضروری نہیں ہے۔

چارامام

مسلمانوں کودین اسلام کے احکام ومسائل سمجھانے کیلئے قرآن مجیداوراحادیث شریفہ کی روشنی میں فقہاءکرام نے ایسے تمام مسائل دریافت کئے جن کی ضرورت زندگی میں قدم قدم پر ہوتی ہے،ان فقہاءکرام سے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑاکام لیااورہمارے لئے راستے کھول دیئے ان اماموں میں مشہورچارامام ہیں،جن کے ماننے والوں کوحنفی،شافعی،مالکی اورحنبلی کہا جاتا ہے ہم ان چاروں ائمہ کرام کامختصرتعارف پیش کرتے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ

امام ابوحنیفہؒ فقہ کے بہت بڑےامام گزرے ہیں،امام ابوحنیفہؒ کانام نعمان بن ثابت ہے،آپؒ ۸۰ھ میں پیداہوئے،امام ابوحنیفہؒ نےتعلیم کےساتھ تجارت بھی کی،آپ نے کپڑے کاایک کارخانہ بھی چلایا۔امام ابوحنیفہؒ کےمشہوراساتذہ یہ ہیں،علامہ حمادؒ،امام شعبیؒ،امام ابواسحاقؒ وغیرہ۔کوفہ میں

آپؒ بہت مشہور ہوگئے تھے، آپؒ کو علم کا بہت شوق تھا، حصول علم کیلئے آپؒ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، وہاں حضرت عطاءؒ اور حضرت عکرمہؒ سے علم حاصل کیا، یہ دونوں اکابر علماء میں سے تھے، مکہ سے مدینہ لوٹتے ہوئے وہاں امام باقرؒ اور امام جعفر صادقؒ سے علم حاصل کیا۔ زہر کے اثر سے ۱۵۰ھ میں امام صاحب کا انتقال ہوگیا۔

امام مالکؒ

امام مالکؒ مدینہ کے رہنے والے تھے، ۹۳ھ میں آپؒ پیدا ہوئے، آپ کی کتاب ''موطا'' فقہ کی مشہور کتاب ہے، خلیفہ ہارون رشید نے آپ سے مدینہ پہنچ کر ملاقات کی اور ''موطا'' سنی، گویا وہ بھی آپکے شاگرد ہیں، امام مالکؒ نے اپنے والد حضرت انسؓ سے بھی علم حاصل کیا انکے علاوہ امام زہریؒ، امام یحییؒ، حضرت نافعؒ، حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ سے بھی علم حاصل کیا، مسجد نبوی میں آپ کا باقاعدہ درس ہوتا تھا، ہزاروں لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا، آپ کے شاگردوں میں امام شافعیؒ مشہور شاگرد ہیں امام مالکؒ نے (۸۵ سال) کی عمر پائی اور ۱۷۹ھ میں وفات پائی

امام شافعیؒ

امام شافعیؒ بھی فقہ کے بہت بڑے امام گزرے ہیں، یہ امام مالکؒ کے شاگرد ہیں آپ کا نام محمد ہے، لیکن اپنے پردادا کے نام سے مشہور ہوئے، آپؒ کا گھرانہ مکہ مکرمہ میں رہتا تھا، آپ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے، گویا جس سال امام ابوحنیفہؒ کا انتقال ہوا اس سال امام شافعیؒ پیدا ہوئے، آپؒ نے بچپن ہی میں قرآن شریف یاد کرلیا تھا، امام شافعی ۱۴ برس کی عمر میں مکۂ معظّمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے، امام شافعیؒ نے مدینہ میں امام مالکؒ سے علم حاصل کیا، مدینہ سے امام مالکؒ کی اجازت سے حصول علم کیلئے قافلہ کے ساتھ کوفہ پہنچے اور وہاں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ جو امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد تھے ان سے علم حاصل کیا۔

ان کی عمر اکیس سال ہوچکی تھی، پھر وہاں سے بغداد پہنچے، بغداد میں تین سال رہے، پھر امام شافعی

اپنے وطن مکہ مکرمہ پہنچے، زندگی بھر دین کی اشاعت میں لگے رہے، اس طرح زندگی بسر کرتے ہوئے ۲۰۴ھ کو اللہ کے پیارے ہوگئے۔

امام احمد بن حنبلؒ

امام احمد بن حنبلؒ امام شافعیؒ کے سب سے بڑے اور مشہور شاگرد ہیں، آپؒ بغداد کے بہت بڑے عالم تھے، آپؒ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے، آپ اپنے دادا حنبل کے نام سے مشہور ہوئے، آپ کی کتاب ''فقہ حنبل'' بہت مشہور ہوئی، آپؒ نے سات برس تک بغداد کے بڑے بڑے علماء سے علم حاصل کیا، آپ نے امام ابو یوسفؒ سے بھی علم حاصل کیا، ۱۸۶ھ میں بصرہ گئے، پھر کوفہ، مدینہ، شام، حجاز اور یمن کا سفر کیا، ۱۸۶ھ میں امام شافعیؒ سے ملاقات کی، ۲۴۱ھ میں آپ (۷۷) برس کی عمر میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

تفسیر اور مفسرین

قرآن مجید کے معنی کی تشریح کو تفسیر کہتے ہیں قرآن مجید کی تفسیر بیان کرنا یہ ایسا عظیم اور ذمہ دارانہ کام ہے جس کو اہل علم ہی انجام دے سکتے ہیں، اور جو تفسیر بیان کرتے ہیں انہیں مفسر کہتے ہیں صحابۂ کرام کے ذریعہ قرآن مجید کی تفسیر ہم تک پہنچی ہے، چند ایسے صحابہ کرامؓ کے نام درج ہیں جن سے تفسیر منقول ہے۔ (۱) حضرت ابوبکرؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عثمانؓ (۴) حضرت علیؓ (۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (۶) حضرت ابی بن کعبؓ (۷) حضرت زید بن ثابتؓ (۸) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۹) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ (۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ

حدیث اور محدثین

حضور ﷺ کے قول (یعنی کہی ہوئی بات) فعل (کیا ہوا کام) اور سیرت وغیرہ کو حدیث کہتے ہیں اور حضور ﷺ سے پوری سند کے ساتھ حدیث کی روایت کرنیوالے کو محدث کہتے ہیں۔

صحاح ستہ

حدیث کی وہ مشہور ومعروف چھ کتابیں جن کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

(۱) بخاری شریف (۲) مسلم شریف (۳) ترمذی شریف

(۴) ابوداؤ دشریف (۵) نسائی شریف (۶) ابن ماجہ شریف

حدیث کے مشہور ائمہ

جس طرح فقہ کے چار امام مشہور ہیں اسی طرح حدیث کے کئی امام گزرے ہیں حدیث کے مشہور تیرہ اماموں کے نام یہ ہیں۔

(۱) امام بخاریؒ (۲) امام مسلمؒ (۳) امام ابوحنیفہؒ (۴) امام مالکؒ (۵) امام شافعیؒ (۶) امام احمد بن حنبلؒ (۷) امام ترمذیؒ (۸) امام ابوداؤدؒ (۹) امام نسائیؒ (۱۰) امام ابن ماجہؒ (۱۱) امام دارمیؒ (۱۲) امام دارقطنیؒ (۱۳) امام بیہقیؒ (۱۴) امام رزین بن معاویہؒ۔

اسلامی مہینوں کے نام

اسلام میں مہینے کا حساب چاند سے لگایا جاتا ہے، چاند دکھائی دے تو مہینہ شروع ہوتا ہے، ایک مہینہ انتیس یا تیس دن کا ہوتا ہے، کل بارہ مہینے ہیں۔

(۱) محرم الحرام (۲) صفرالمظفر (۳) ربیع الاوّل (۴) ربیع الآخر

(۵) جمادی الاوّل (۶) جمادی الثانی (۷) رجب المرجب (۸) شعبان المعظم

(۹) رمضان المبارک (۱۰) شوال المکرّم (۱۱) ذیقعدہ (۱۲) ذی الحجہ

طہارت کا بیان

طہارت کے معنی پاکی اورصفائی کے ہیں، اسلام اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ مسلمان ہر وقت پاک صاف رہیں، حضور ﷺ نے اِرشادفرمایا: پاکی آدھا ایمان ہے۔ قرآن مجید میں ہے ’’پاک وصاف رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے‘‘ جسم پر پیشاب کے چھینٹے وغیرہ لگ جائیں تو فوراً

دھولیں، نماز سے پہلے وضو کرلینا ضروری ہے، غسل کرنے میں سستی نہ کریں، بدن صاف رکھنے سے ایک فائدہ یہ ہے کہ جسم سے بدبو نہیں آتی اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ صحت اچھی رہتی ہے۔

بیت الخلاء کے آداب

انگوٹھی یا ایسی کوئی چیز جس پر اللہ رسول کا نام ہو یا قرآنی آیت لکھی ہوئی ہو ساتھ میں نہ لے جائے۔ ننگے سر نہ جائے، دعا پڑھ کر جائے، پہلے بایاں قدم رکھ کر اندر داخل ہو، بائیں پیر پر زور دے کر بیٹھے، قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے، دینی باتوں کی طرف دھیان نہ کرے، کسی سے بات نہ کرے، سلام یا سلام کا جواب نہ دے، چھینک پر الحمدللہ نہ کہے، جلد فارغ ہو، خواہ مخواہ دیر تک نہ بیٹھے، پاکی وصفائی کا خوب خیال رکھے، واپسی پر داہنا قدم پہلے رکھ کر باہر نکلے اور دعا پڑھے۔

وہ مقام جہاں پیشاب کرنا منع ہے

مسجد وعیدگاہ کے آس پاس، قبرستان میں، پانی کے اندر، جیسے نہریں، کنویں، حوض وغیرہ کے کنارے (اگر چہ نجاست پانی میں نہ گرے) اُگے ہوئے کھیتوں میں، پھل دار درختوں کے نیچے، ایسے سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں، راستے میں، مجمع کے قریب، پرنالے کے نیچے، وضو اور غسل کی جگہ، ایسی جگہ جہاں قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ کرنی پڑے (گھر ہو یا جنگل) ان تمام مقامات پر پاخانہ پیشاب کرنا منع ہے۔ نیز کسی سوراخ کے اندر، ہوا کے رخ پر، سخت زمین پر، نجاست کی ڈھیر پر، پست جگہ بیٹھ کر بلندی کی طرف پیشاب کرنا درست نہیں۔

نماز کے اوقات

ہر مسلمان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں: فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

(۱) فجر : فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے کے وقت تک ہے۔

(۲) ظہر : ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے اس وقت تک ہے جب تک کہ ہر چیز یعنی درخت، دیوار وغیرہ کا سایہ، سایۂ اصلی کے علاوہ دگنا نہ ہو جائے۔

(۳) عصر : عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے

(۴) مغرب : مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد پچھّم کی طرف سرخی (شفق) غائب ہونے تک ہے۔

(۵) عشاء : عشاء کا وقت سرخی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔

مسواک

وضو کے وقت مسواک کرنے کی حدیث شریف میں بہت تاکید آئی ہے، نبی کریم ﷺ نے اس پر ہمیشہ عمل فرمایا ہے۔ مسواک کسی کڑوے درخت کی ہونی چاہئے مثلاً نیم کی، ببول کی یا پیلو کی، اگر یہ نہ ملے تو انگلی یا کپڑے سے دانت صاف کر لینا چاہیے۔

وضو کے فرائض

(یعنی وہ باتیں جن کے بغیر وضو ہوتا ہی نہیں)

وضو میں چار فرض ہیں!

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، ایک کان سے دوسرے کان تک منھ دھونا

(۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

وضو کی سنتیں

(یعنی وہ کام جن کے بغیر وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص اور نامکمل رہتا ہے)

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں!

(۱) نیت کرنا

(۲) **بِسْمِ اللّٰہِ** پڑھنا

(۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا

(۴) مسواک کرنا

(۵) تین بار کلی کرنا

(۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا

(۷) داڑھی کا خلال کرنا

(۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

(۹) ہرعضو کو تین بار دھونا

(۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا

(۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا

(۱۲) ترتیب سے وضو کرنا

(۱۳) پے در پے وضو کرنا یعنی ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے

نواقضِ وضو

(جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے انھیں نواقض وضو کہتے ہیں)

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا، یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا

(۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا

(۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا

(۴) منھ بھر کے قئے کرنا

(۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا

(۶) بیماری یا اور کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا

(۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا

(۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا

وضو کا طریقہ

صاف برتن میں پاک پانی لیکر پاک صاف اوراونچی جگہ پر بیٹھو، قبلہ کی طرف منھ کرلوتو اچھا ہے اوراسکا موقع نہ ہوتو کچھ نقصان نہیں، آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھالو پھر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھواور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو۔ مسواک نہ ہوتو انگلی سے دانت مل لو۔ پھر تین

بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرلو پھر تین مرتبہ منھ دھوؤ منھ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ادھر ادھر دونوں کانوں تک منھ دھونا چاہیے پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہیے پھر ہاتھ پانی سے تر کرکے (بھگوکر) سر کا مسح کرو پھر کانوں کا مسح کرو۔ پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہئیے۔ پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں پاؤں دھونا چاہئیے۔

وضو کے آداب

وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سرا بھگوکر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا، نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا، اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا، انگوٹھی یا چھلے کو ہلانا، دنیا کی باتیں نہ کرنا، زور سے پانی منھ پر نہ مارنا، زیادہ پانی نہ بہانا، ہر عضو کو دھوتے وقت **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھنا وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔ درود کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْن** وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا، وضو کے بعد دو رکعت نماز **تحیة الوضو** پڑھنا وغیرہ......

تیمّم کے فرائض

تیمّم میں تین چیزیں فرض ہیں:

(۱) نیت کرنا (۲) پورے چہرہ کا مسح کرنا (۳) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

تیمّم کی سنّتیں:

تیمّم میں آٹھ سنّتیں ہیں: (۱) بسم اللہ کہنا (۲) دونوں ہتھیلیوں کو اندر کی طرف سے مٹی پر مارنا (۳) ہتھیلیوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کھینچنا (۴) ہتھلیوں کا پیچھے ہٹانا (۵) ہاتھوں کا مٹی سے جھاڑ ڈالنا (۶) ہاتھ رکھنے کے وقت انگلیوں کو کشادہ رکھنا (۷) ترتیب یعنی اول منہ کا مسح کرنا پھر داہنے ہاتھ کا پھر بائیں ہاتھ کا (۸) پے در پے بلا توقف مسح کرنا۔

تیمّم کا طریقہ

اول نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کیلئے تیمّم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے بڑے ڈھیلے پر مار کرانھیں جھاڑ دو۔زیادہ مٹی لگ جائے تو مونھ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو مونھ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمّم نہ ہوگا۔پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو، اورانہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لیجاؤ اس طرح لیجانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھنچتے ہوئے لاؤ۔اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرو پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرو پھر انگلیوں کا خلال کرو اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

کن چیزوں پر تیمّم کرنا جائز ہے:

پاک مٹی، ریت، پتھر، چونا اور مٹی کے کچے یا پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چونے کی دیوار اور گیرو پر تیمّم کرنا جائز ہے، اسی طرح پاک غبار سے بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرائض ہیں ! (۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن پر پانی بہانا۔اس طرح کہ بال برابر جگہ سوکھی نہ رہے۔

غسل کی سنتیں

غسل میں پانچ سنتیں ہیں !

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۲) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا (۳) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہوا سے دھونا (۴) پہلے وضو کر لینا (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کا طریقہ

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اول دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے۔اور بدن سے حقیقی نجاست دھوڈالے پھر پورا وضو کرے۔پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے۔پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔

اذان کے الفاظ اور اقامت

اذان کے الفاظ یہ ہیں: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** چار بار، **اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ** دوبار، **اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ** دوبار **حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ** دوبار **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ** دوبار، پھر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** دوبار **لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ** ایک بار، فجر کی اذان میں **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ** کے بعد دوبار **اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم** کہنا بھی سنت ہے۔

اقامت: نماز شروع کرنے سے پہلے اذان کے الفاظ ایک بار پھر دہرانے کو اقامت کہتے ہیں۔اقامت کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اب نماز شروع کی جارہی ہے، نمازیوں کو صف بنالینی چاہیے۔اقامت میں وہی الفاظ دہرائے جائیں گے جو اذان میں کہے جاتے ہیں۔صرف **حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ** کے بعد دوبار **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** (نماز کھڑی ہوگئی، نماز کھڑی ہوگئی) کہنا ضروری ہے۔اقامت میں جب موذن **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** کہے تو **اَقَامَھَا اللّٰہ وَاَدَا مَھَا** (خدا اس کو قائم اور دائم رکھے) کہنا سنت ہے۔

نماز کی اہمیت

یوں تو جتنی عبادتیں اسلام میں فرض کی گئی ہیں وہ سب اپنی جگہ ضروری اور اہم ہیں، مگر نماز کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔یہ اسلام کا ایک ایسا رکن ہے جو ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب اور ہر حالت میں خواہ وہ تندرست ہو یا بیمار، کمزور ہو یا طاقتور، مقیم ہو یا مسافر، جنگ کی حالت میں ہو یا امن کی، ہر حالت میں فرض ہے۔آدمی کا ہوش وحواس جب تک درست ہے مرتے دم تک

معاف نہیں ہے۔اگر کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکتا ہوتو بیٹھ کر پڑھے، بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو لیٹ کر پڑھے، اگر لیٹ کر بدن کو حرکت نہیں دے سکتا تو اشاروں سے پڑھے،غرض کسی وقت بھی نماز معاف نہیں ہے، حتی کہ سات برس کے بچوں کو بھی نبی ﷺ نے نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے اور جب یہ دس برس کے ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مار پیٹ کر نماز پڑھاؤ۔(مسلم)

نماز کے ارکان چھ ہیں

(۱) تکبیرتحریمہ : یعنی نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔

(۲) قیام : یعنی کھڑا ہونا اگر کوئی عذر ہوتو اس کا بیٹھنا بھی قیام کے حکم میں ہے

(۳) قرات : یعنی قرآن کریم کی کم ازکم چھوٹی چھوٹی تین آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھنا

(۴) رکوع کرنا

(۵) دونوں سجدے کرنا

(۶) قعدۂ اخیرہ میں جتنی دیر تشہد پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا

نماز سے پہلے مردوں کو چند ہدایات

(۱) اگر مسجد میں جماعت کھڑی ہو جائے تو مسجد میں آنے والوں کو چاہیئے کہ سکون کے ساتھ آئیں، جماعت میں داخل ہونے کیلئے دوڑنا اور بھاگ کر جماعت میں شریک ہونا درست نہیں،بعض لوگ جب امام رکوع میں چلا جائے تو رکعت کو پانے کیلئے بھاگ کر رکوع میں شریک ہوتے ہیں، حالانکہ سکون اور وقار سے جانا چاہیے اور بعض اس معاملہ میں یہ غلطی بھی کرتے ہیں کہ صف تک پہنچنے کے باوجود امام کے رکوع سے اٹھ جانے کی صورت میں انتظار میں رہتے ہیں کہ کب وہ اپنی رکعت پوری کرے گا اور جب امام رکعت پوری کرتا ہے تو اس وقت شریک ہوتے ہیں ، حالانکہ چاہے رکوع ملے یا نہ ملے جس حالت میں امام ہو اس حالت میں رکعت باندھ کر شریک ہو جانا چاہیے۔

(۲) جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں تو اپنی صفوں کو درست کر لینا چاہیے، صف

درست کرنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑھیوں کے آخری سرے صف یا اس کے نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے، پیروں کی انگلیاں قبلہ رو ہوں، دونوں انگوٹھوں اور ایڑھیوں کے درمیان برابر کا فاصلہ ہو۔

(۳) جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کرلیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازووں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں یا نہیں اگر درمیان میں جگہ خالی ہو تو اس خلا کو پر کرنا چاہیئے اور مل کر ٹھہرنا چاہیے۔

(۴) پاجامے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اس کا اطمینان کرلیں کہ پاجامہ ٹخنے سے اونچا ہو۔

(۵) بعض لوگ آستین چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں ہے، نماز کے وقت اچھے کپڑے پہننا چاہئے، ایسے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے جسے پہن کر آدمی عام مجلس میں نہ جاسکے، ننگے سر نماز پڑھنا اسی طرح کندھے اور بازو کھلے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۶) تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک ہر رکن ادا کرتے ہوئے ذہن میں یہ بات رہے کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں، میں ایک شہنشاہ حقیقی کے سامنے ٹھہرا ہوا ہوں، اسی کے سامنے جھک رہا ہوں، اسی کا سجدہ کر رہا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے رزق دیتا ہے اور میری ہر چھوٹی بڑی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

(۷) حضور ﷺ نے فرمایا تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھ رہے ہو اس لئے نمازی پر لازم ہے کہ وہ نماز میں حضور ﷺ کی سنتوں کا لحاظ رکھے۔

(۸) نماز ادا کرتے ہوئے پوری طرح سکون وقار ہو۔ جو دعائیں تسبیحات یا قرات جس موقع پر آہستہ پڑھنا ہے وہاں آہستہ پڑھیں اور جس موقع پر بلند آواز سے پڑھنا ہے وہاں باآواز بلند پڑھے۔ آہستہ پڑھنا اس وقت کہلائے گا جبکہ پڑھنے کی آواز خود پڑھنے والے کے کان میں پہنچ جائے، بعض لوگ قیام، رکوع اور سجدے وغیرہ کی تسبیحات اور ایک رکن سے دوسرے رکن کو جانے کی تکبیرات اس طرح پڑھتے ہیں کہ لب اور زبان کو حرکت ہی نہیں دیتے حالانکہ لب کھولے بغیر ذکر،

تسبیحات ،قرات اور تکبیرات وغیرہ کی ادائیگی ہو ہی نہیں سکتی ۔

(۹) بہت سے لوگ مصروفیت کا بہانہ بنا کر نماز ترک کر دیتے ہیں اللہ کے نزدیک یہ عذر معتبر نہیں ہے

(۱۰) پنجوقتہ نمازوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا مردوں پر لازمی ہے، بغیر کسی عذر کے اپنے گھر میں فرض نمازوں کے ادا کرنے کی عادت ڈالنا گناہ ہے۔

(۱۱) اگر پیشاب پاخانہ کا تقاضا شدت سے ہو تو پہلے قضاء حاجت سے فارغ ہو کر نماز پڑھنا چاہیے، اگر دوران نماز شدید تقاضا ہو تو نماز چھوڑ دینا چاہیے اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

شرائطِ نماز

(یعنی جن کاموں کے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوتی)

شرائط نماز سات ہیں!

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر کا چھپانا (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف منھ کرنا (۷) نیت کرنا

نماز کی رکعتیں

۱ فجر : فجر میں کُل چار رکعت ہیں : دو رکعت سنت مؤکدہ ، دو رکعت فرض

۲ ظہر : ظہر میں کُل بارہ رکعت ہیں : چار رکعت سنت مؤکدہ ، چار رکعت فرض
دو رکعت سنت مؤکدہ ، دو رکعت نفل

۳ عصر : عصر میں کُل آٹھ رکعت ہیں : چار رکعت سنت غیر مؤکدہ، چار رکعت فرض

۴ مغرب : مغرب میں کُل سات رکعت ہیں : تین رکعت فرض، دو رکعت سنت مؤکدہ، دو رکعت نفل

۵ عشاء : عشاء میں کُل سترہ رکعت ہیں : چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ، چار رکعت فرض
دو رکعت سنت مؤکدہ ، دو رکعت نفل ، تین رکعت واجب ، دو رکعت نفل

فرائضِ نماز

(وہ باتیں جن کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں)

نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں!

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا (۲) قیام یعنی کھڑا ہونا

(۳) قرأت یعنی قرآن مجید پڑھنا (۴) رکوع کرنا
(۵) دونوں سجدے کرنا (۶) قعدۂ اخیرہ یعنی نماز کے اخیر میں التحیات پڑھنے کے بقدر بیٹھنا
نوٹ: تکبیر تحریمہ شرط ہے رکن نہیں ہے۔مگر چونکہ نماز سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے فرائض میں لکھی گئی۔

واجبات نماز

(وہ امور جن کا ادا کرنا نماز میں ضروری ہے اور اگر بھولے سے وہ چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جاتی ہے)

واجبات نماز (۱۴) ہیں!

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا
(۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔
(۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب، سنت، نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔
(۴) سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا
(۵) قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا
(۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا
(۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا
(۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا
(۹) قعدۂ اولی یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا
(۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا
(۱۱) امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قراءت کرنا اور ظہر عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا
(۱۲) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علحدہ ہونا
(۱۳) نماز وتر میں قنوت کیلئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا
(۱۴) عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا

نماز کی سنتیں

(یعنی وہ کام جو نماز کے مکمل اور مقبول ہونے کے لئے ضروری ہیں)

نماز کی کل اکاون سنتیں ہیں

قیام کی گیارہ سنتیں:

(۱) تکبیرِ تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا، یعنی سر کو پست نہ کرنا

(۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا

(۳) مقتدی کی تکبیرِ تحریمہ امام کی تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ ہونا

(۴) تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا

(۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا

(۶) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ زیادہ بند

(۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا

(۸) چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا

(۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا

(۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

(۱۱) ثناء پڑھنا

قراءت کی سات سنتیں:

(۱۲) تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھنا

(۱۳) تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا

(۱۴) آہستہ سے آمین کہنا

(۱۵) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل یعنی سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک۔ عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل یعنی سورۂ بُرُوْج سے سورۂ لَمْ یَکُن تک اور مغرب میں قصارِ مفصل یعنی سورۂ اِذَا زُلْزِلَت سے سورۂ نَاس تک کی سورتیں پڑھنا۔

(۱۶) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا

(۱۷) نہ زیادہ جلدی پڑھنا اور نہ زیادہ ٹھہر کر بلکہ درمیانی رفتار سے پڑھنا

(۱۸) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کا پڑھنا

رکوع کی آٹھ سنتیں:

(۱۹) رکوع کی تکبیر کہنا

(۲۰) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا

(۲۱) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا

(۲۲) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا

(۲۳) پیٹھ کو بچھا دینا

(۲۴) سر اور سرین کو برابر رکھنا

(۲۵) رکوع میں کم سے کم تین بار **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** پڑھنا

(۲۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کو **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** اور مقتدی کو **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** اور منفرد کو یہ دونوں کہنا

سجدہ کی بارہ سنتیں:

(۲۷) سجدہ کی تکبیر کہنا

(۲۸) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا

(۲۹) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا

(۳۰) پھر ناک رکھنا

(۳۱) پھر پیشانی رکھنا

(۳۲) دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا

(۳۳) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا

(۳۴) پہلوؤں کو بازؤں سے الگ رکھنا

(۳۵) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا

(۳۶) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا

(۳۷) سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کہنا

(۳۸) سجدہ سے اٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا

قعدہ کی تیرہ سنتیں:

(۳۹) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا

(۴۰) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا

(۴۱) تشہد میں اَشْهَدُاَنْ لَآ اِلٰهَ پرشہادت کی انگلی کو اٹھانا اور اِلَّا اللّٰهُ پر جھکا دینا۔

(۴۲) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کا پڑھنا

(۴۳) درود کے بعد دعائے ماثورہ ان الفاظ میں جو قرآن اور حدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا

(۴۴) دونوں طرف سلام پھیرنا

(۴۵) سلام ابتدا کی داہنے طرف سے ابتدا کرنا

(۴۶) امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا (سلام پھیرتے ہوئے)

(۴۷) مقتدی کو امام و فرشتوں اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا

(۴۹) مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا

(۵۰) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا

(۵۱) مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا

مفسدات نماز
(یعنی نماز کو توڑنے والی چیزیں)

❁ نماز میں باتیں کرنا قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت، ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے

- سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے ارادہ سے **سَلَام** یا تسلیم یا **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** یا اس جیسا کوئی لفظ کہہ دینا
- سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو **یَرْحَمُکَ اللّٰہُ** یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا
- کسی بری خبر پر **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ** کہنا یا کسی عجیب خبر پر **سُبْحَانَ اللّٰہُ** کہنا
- درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اف کہنا
- اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا، یعنی قراءت میں غلطی بتانا
- قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا
- قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا
- عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے
- کھانا پینا قصداً یا بھولے سے
- دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا
- قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ کو پھیر لینا
- ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا
- ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا
- دعاء میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپیہ دے دیجئے
- درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں
- بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا
- امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ

اصطلاحات

فرض: جو بات قرآن اور حدیث دونوں سے یا صرف قرآن سے یا بے شمار حدیثوں سے ثابت ہوا اور اس میں کوئی شبہ نہ ہو وہ فرض ہے۔ اس کا منکر کافر اور بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق ہوتا ہے۔

فرضِ کفایہ : فرض کفایہ وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر شخص کے لئے ضروری تو ہو لیکن اگر کچھ لوگ ادا کر لیں تو تمام لوگ گناہ سے بچ جائیں گے۔

سنت : وہ فعل ہے جس کو رسول ﷺ نے خود کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ۔

سنت مؤکدہ : سنت مؤکدہ وہ عمل ہے جسے نبی ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو اور بلا عذر اس کو کبھی نہ چھوڑا ہو۔سنت مؤکدہ کو بلا عذر چھوڑنا گناہ اور قابل ملامت ہے۔

سنت غیر مؤکدہ: وہ عمل ہے جسے نبی ﷺ نے کبھی کیا ہو اور کبھی بغیر عذر کے چھوڑ دیا ہو،اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہوگا اور چھوڑ دینے والا گناہگار نہیں ہوگا سنت کی دو قسمیں اور بھی ہیں سنت عین وسنت کفایہ

سنت عین : جس پر ہر شخص کو عمل کرنا ضروری ہے مثلاً وضو میں تین بار اعضاء کا دھونا

سنت کفایہ: اگر کسی ایک نے یا چند آدمیوں نے کرلیا تو ترک سنت کا گناہ کسی کو بھی نہ ہوگا مثلاً اعتکاف، وغیرہ۔

مستحب : وہ کام جس کو نبی ﷺ نے کبھی کبھی کیا ہو۔اس کے کرنے میں ثواب ہوگا اور نہ کرنے میں گناہ نہیں ہوگا۔اس کو نفل اور ''مندوب'' بھی کہتے ہیں۔سنت غیر مؤکدہ میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے۔

واجب : جو سنت مؤکدہ سے زیادہ ضروری ہو اور فرض سے قریب ہو۔واجب کو چھوڑنے میں سنت مؤکدہ سے زیادہ گناہ ہے۔البتہ اس کے منکر کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔

حلال : وہ جس کا کرنا دلیل قطعی سے درست و جائز ہو۔

حرام : وہ جس کا کرنا دلیل قطعی سے ممنوع و ناجائز ہو۔اس کا حلال جاننے والا کافر اور مرتکب، فاسق و مستحق عذاب شدید ہے۔

مکروہ : وہ جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔

مباح : وہ جس کا کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہو یعنی کرنے میں ثواب نہیں اور نہ کرنے میں عذاب نہیں۔

اذکار نماز

ثناء: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰـہَ غَیْرُکَ o

ترجمہ: اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ o غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ O

ترجمہ...... سب تعریفیں اللہ ہی کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے، جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں جو مالک ہیں روز جزا کے، ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں، بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے، نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا، اور نہ ان لوگوں کا جو راستہ سے گم ہو گئے۔ (آمین)۔

سورۃ الفیل

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ o اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ o وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ o تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ o فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ O

آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھیوں والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کیا انکی تدبیر کو سرتا پا غلط نہیں کر دیا اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ٥ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ٥

(۱) آپ کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے (۲) اللہ بے نیاز ہے (۳) اس کی اولا دنہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

سورۂ کوثر

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ٥ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ٥ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ٥

(۱) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے (۲) سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے (۳) بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْم

ترجمہ: میرا عظمت والا رب پاک ہے۔

قومہ کی تحمید: رَبَّنَالَكَ الْحَمْد

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تعریف آپ ہی کیلئے ہے۔

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

ترجمہ: میرا بلند و بالا رب پاک ہے۔

تشہد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ٥ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَاوَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْن ٥ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ٥

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں، سلام تم پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔

درود ابراھیم: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ٥ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ٥

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر، جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

دعائے ماثورہ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت بہت ظلم کیا ہے اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے، بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

دعائے قنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرُ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ٥ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ٥

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکرادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علحدہ کر دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

نماز کا مکمل طریقہ

نماز کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرکے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منھ کر کے کھڑے ہوجاؤ، نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے۔ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھو، ادب سے کھڑے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر سُبْحٰنَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر اَلْحَمْدُ شَرِیْف پڑھو، اَلْحَمْدُ شَرِیْف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہو، پھر سورۂ اخلاص یا اور کوئی سورت جو یاد ہو وہ پڑھو، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر رکوع کیلئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوجاؤ۔ تحمید یعنی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد بھی پڑھ لو پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو۔ پھر دونوں ہاتھ رکھو، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہوجاؤ، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ اب ایک رکعت پوری ہوگئی۔ اب دوسری رکعت اس طرح شروع کرو تسمیہ پڑھ کر اَلْحَمْدُ شَرِیْف پڑھو۔ اور کوئی سورت ملاؤ پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے اٹھ کر بیٹھ جاؤ پہلے تشہد پڑھو، پھر درود شریف پھر دعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منھ موڑ لو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔ سلام پھیرنے کے بعد۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پڑھو اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو، ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہوکر دونوں ہاتھ منھ پر پھیر لو۔

قرآنی دعائیں

نماز کے مکمل ہونے کے بعد دعا کرو چند دعائیں یہ ہیں۔

(۱) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ o رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ (البقرة ۱۲۷/۱۲۸)

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار (یہ خدمت) ہم سے قبول فرمائیے بلاشبہ آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔اے ہمارے پروردگار! ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنالیجیے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت (پیدا) کیجیے اور ہمارے حال پر توجہ رکھیے (اور) فی الحقیقت آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے مہربانی کرنے والے۔

(۲) رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة/ ۲۰۱)

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کیجیے اور آخرت میں بھی بہتری دیجیے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچائیے۔

(۳) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (البقرة ۲۵۰)

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! ہم پر استقلال (غیب سے) نازل فرمایئے اور ہمارے قدم جمائے رکھیے اور ہم کو اس کافر قوم پر غالب کیجیے۔

(۴) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (البقرة/ ۲۸۶)

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! ہم پر دارو گیر نہ فرمایئے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی ایسا بار (دنیا یا آخرت کا) نہ ڈالیے جس کی ہم کو سہار نہ ہو اور

درگزر کیجیے، ہم سے اور بخش دیجیے ہم کواور رحم کیجیے ہم پرآپ ہمارے کارساز ہیں سوآپ ہم کو کافرقوموں پر غالب کیجیے۔

(۵) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران ۸/)

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کوکج نہ کیجیے بعداس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کواپنے پاس سے رحمت (خاصہ) عطافرمائیے بلاشبہ آپ بڑے عطافرمانے والے ہیں۔

نفل نمازیں

نمازتہجد: جوفجر سے پہلے رات کے کسی حصہ میں پڑھی جاتی ہے، دو، چار، چھ، رکعتیں اپنی سہولت سے پڑھیں۔

نمازاشراق: جوسورج نکلنے کےتقریباً پندرہ بیس منٹ بعد پڑھی جاتی ہے، دویا چار رکعتیں پڑھیں

نماز چاشت : جب دھوپ ذرا تیز ہوجائے یعنی تقریباً دس یا گیارہ بجے دورکعت یا چار رکعت اپنی سہولت سے پڑھیں۔

اوابین: مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں۔

صلوٰۃ التسبیح: ہفتہ میں ایک مرتبہ یامہینہ میں ایک مرتبہ یاسال میں ایک مرتبہ یا کم ازکم عمر میں ایک مرتبہ پڑھیں، اس کا طریقہ علماء سے پوچھ لیں یابڑی کتابوں میں پڑھ لیں۔

صلوٰۃ الحاجت: اپنی کسی پریشانی کے موقع پر یاکسی ضرورت کی تکمیل کیلئے دورکعت صلواۃ الحاجت پڑھ لیں۔اور دعاءکریں۔

صلوٰۃ التوبہ: جب کوئی گناہ ہوجائے تو دورکعت نفل نماز پڑھکر خوب گڑگڑا کرتوبہ کریں، اسی کوصلواۃ التوبہ کہتے ہیں۔

جمعہ کی نماز

جمعہ کے دن ظہر کے وقت جونماز پڑھی جاتی ہے اس کو جمعہ کی نماز کہتے ہیں لیکن ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی جاتی ہے اور جمعہ کی نماز دو رکعت پڑھی جاتی ہے۔

جمعہ کے آداب

(۱) جمعہ کے دن نہانا دھونا اور صاف کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا سنت ہے، نبی ﷺ اس دن ان باتوں کا اہتمام فرماتے تھے اور آپ ﷺ کی اسی سنت کی وجہ سے صحابہؓ اور بزرگان دین اس کا اہتمام کرتے تھے۔

(۲) جمعہ کے دن بال بنوانا، ناخن کٹانا بھی سنت ہے۔

(۳) خطبہ پورے وقار اور بلند آواز سے دینا چاہیے۔ ایسا معلوم ہو کہ گویا بڑی اہم بات کہی جارہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فوج کے حملے کی خبر دے رہے ہیں۔ (مشکوۃ)

(۴) جمعہ کے دن مسجد میں پہنچنے کے بعد جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا چاہیے، بعض لوگ کود پھاند کر اگلی صف میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ البتہ اگر جگہ ہو اور آسانی سے اگلی صف میں پہنچ سکتے ہوں تو جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) جمعہ کے دن جو جس قدر پہلے مسجد میں پہنچے گا اس کو اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

عیدین کی نماز کا طریقہ

دونوں نمازوں (عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر) کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:

امام اور مقتدی دونوں پہلے اسکی نیت کریں کہ میں عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی دو رکعت نماز واجب ساتھ چھ تکبیروں کے قبلہ رو ہو کر پڑھتا ہوں۔ مقتدیوں کو اتنا اور کہہ لینا چاہیے کہ اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ نیت کے بعد امام بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لے، اور مقتدی آہستہ سے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور دونوں ثنا آہستہ پڑھیں۔ ثنا کے بعد امام پھر بلند آواز سے تکبیر کہہ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک لیجائے اور پھر چھوڑ دے۔ تمام مقتدی بھی اسکے ساتھ ایسا

ہی کریں۔ پھر دوسری بار امام تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لوتک لے جائے اور پھر چھوڑ دے۔ مقتدی بھی ایسا ہی کریں۔ پھر تیسری بار امام اور تمام مقتدی تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھائیں اور اس بار ہاتھ چھوڑیں نہیں بلکہ باندھ لیں، اب امام آہستہ سے تعوذ اور تسمیہ پڑھے اور بلند آواز سے سورۂ فاتحہ اور قرآن کی کوئی سورت پڑھے، پھر رکوع اور سجدہ کرکے ایک رکعت پوری کرے

دوسری رکعت میں کھڑے ہوکر پہلے سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے، اور جب سورت ختم کرلے تو رکوع میں نہ جائے بلکہ پھر تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک لیجائے اور چھوڑ دے، اور مقتدی بھی ایسا ہی کریں۔ پھر دوسری اور تیسری بار امام تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے، مقتدی بھی ایسا ہی کریں پھر چوتھی بار امام تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اسکے ساتھ تمام مقتدی بھی رکوع میں جائیں اور جیسے عام طور پر نماز پوری کی جاتی ہے پوری کریں۔

نماز ختم کرنے کے بعد دعا مانگ کر منبر پر چلا جائے اور کھڑا ہوکر خطبہ پڑھے تمام مقتدی خاموشی سے سنیں، اگر خطبہ کے بعد امام دعا مانگ لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہوتے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے عیدین کے خطبے میں بہتر ہے کہ خطبہ کی ابتداء میں اور درمیان میں بار بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد پڑھے، اور خطبہ میں عیدین کے ضروری مسائل بیان کرے۔

عیدین کی نماز میں سورۂ جمعہ، سورۂ منافقون، سورۂ اعلی اور سورۂ غاشیہ میں سے کسی بھی دو سورتوں کا پڑھنا سنت ہے۔

نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ سب سے پہلے صفیں درست کرلی جائیں۔ اگر دو چار دس آدمی ہوں تو ایک صف بنائی جائے لیکن آدمی زیادہ ہوں تو پھر تین یا پانچ یا سات صفیں بنائی جائیں بہتر یہ ہے کہ طاق صفیں بنائی جائیں۔ اسکے بعد امام یہ نیت کرے کہ اللہ کیلئے اس جنازہ کی نماز پڑھتا

ہوں، نماز جنازہ اس میت کیلئے دعائے مغفرت ہے۔ تمام مقتدی بھی یہی نیت کریں۔ پھر امام بلند آواز سے تکبیر تحریمہ کہے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر تحریمہ کہیں اور پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اس طرح باندھ لیں جس طرح عام نمازوں میں باندھتے ہیں، پھر امام اور مقتدی دونوں ثناء پڑھیں۔ اس نماز کی ثنا میں وَتَعَالٰی جَدُّکَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ بھی پڑھنا چاہیے، ثنا پڑھنے کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں، پھر وہ درود آہستہ سے سب لوگ پڑھیں جو عام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد امام اور مقتدی بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں۔

اگر مرد یا عورت کا جنازہ ہو تو امام اور مقتدی دونوں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا o اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ o اَللّٰهُمَّ لَا تُحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَه o

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے حاضروں، ہمارے غائبوں، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو تو بخش دے اے اللہ! ہم میں سے جسکو تو زندہ رکھے اسکو تو اسلام پر زندہ رکھے اور جس کو موت دے اسکو ایمان کیساتھ موت دے۔ اے اللہ! تو اسکے اجر سے ہم کو محروم نہ کرنا اور اسکے بعد ہم کو گمراہ نہ کرنا۔

میت لڑکے کے لئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَافَرْطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَاشَافِعًا وَّمُشَفَّعًاo

ترجمہ: اے اللہ! اس لڑکے کو ہماری مغفرت کا پیش خیمہ اور ذریعہ بنا اور اسکو ہمارے لئے اجر اور آخرت کا سامان بنا اور اسکو ہمارا سفارشی بنا اور اسکو ایسا سفارشی بنا جسکی سفارش قبول کی جائے۔

میت لڑکی کے لئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَالَنَا فَرْطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً o

ترجمہ: اے اللہ اس لڑکی کو ہماری بخشش کا ذریعہ بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرۂ آخرت

بنا اور اس کو ہمارا سفارشی بنا اور ایسا سفارشی بنا جس کی سفارش ٹھکرائی نہ جائے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں، اور تکبیر کہہ کر دونوں اسی طرح سلام پھیریں جس طرح نماز میں سلام پھیرا جاتا ہے۔ اس نماز کے بعد دعا نہیں کرنی چاہیے۔ اگر امام بھولے سے تیسری تکبیر پر سلام پھیر دے تو فوراً چوتھی تکبیر کہہ کر دوبارہ سلام پھیر دے (مراقی الفلاح ص ۱۱۵) نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) ایک کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا (۲) دوسرے چار تکبیروں کا کہنا۔

صبح اور شام کی دعائیں

(۱) کھانے سے پہلے کی دعا: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَارْزُقْنَا خَیْرًا مِنْهُ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰہُ o

(۲) کھانے کے درمیان کی دعا اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ o

(۳) کھانے کی دعا بھولنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ o

(۴) کھانے کے بعد کی دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(۵) کسی کے کھلانے پر اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ o

(۶) دودھ پینے پر اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ o

(۷) سونے سے پہلے کی دعا اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا o

(۸) سو کر اٹھنے کے بعد کی دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْر

(۹) مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ o

(۱۰) مسجد سے نکلتے وقت کی دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ o

(۱۱) وضو سے پہلے پڑھنے کی دعا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

(۱۲) وضو کے درمیان کی دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ o

(۱۳) وضو کے بعد کی دعا

اَشْهَـدُاَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَـرِيْکَ لَـهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗo اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحٰنَکَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ لَااِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَيْکَ o

(۱۴) بیت الخلاء جاتے وقت کی دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثْ

(۱۵) بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی .

(۱۶) گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا o

(۱۷) گھر سے نکلتے وقت کی دعا بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهْ

(۱۸) صبح وشام کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْيٰی وَبِکَ نَمُوْتُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّمَا خَلَقْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُo

(۱۹) جب کوئی آرام پہنچائے یا کوئی احسان کرے جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا

(۲۰) آگ لگنے پر دعا اَللّٰهُ اَكْبَرْ اَللّٰهُ اَكْبَرْ اَللّٰهُ اَكْبَرْ (بار بار پڑھے)

(۲۱) کپڑا پہننے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ o

(۲۲) آئینہ دیکھنے پر اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

(۲۳) کسی کام کی دشواری پر اَللّٰهُمَّ لَاسَهْلَ اِلَّامَاجَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ o

(۲۴) کسی کو مصیبت میں دیکھنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاَ کَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلاً o

(۲۵) کسی کو ہنستا دیکھنے پر اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ o

(۲۶) براخواب دیکھنے پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَشَرِّ ھٰذَا الرُّؤْیَاo

(۲۷) وحشت ہونے یا نیند نہ آنے پر اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْن o

(۲۸) جب براخیال آئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَیْطٰنِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖo

(۲۹) بازار جانے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْصَفْقَۃً خَاسِرَۃً o

(۳۰) کان کے بولنے اور سننے پر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذَکَرَاللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ o

(۳۱) اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِالْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِالَّذِیْ وَعَدْتَہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد o

(۳۲) ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ o

(۳۳) مجلس سے کھڑے ہونے پر

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہ o

(۳۴) پیر کے سن ہو جانے پر صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ o

(۳۵) کسی کو رخصت کرنے پر اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِکَ o

(۳۶) طبیعت کے موافق حالت پیش آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمَّ الصَّالِحَاتُ o

(۳۷) بھوت پریت کے نظر آنے پر...... اذان کے الفاظ کہیں۔

(۳۸) چھینکنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(۳۹) چھینک کا جواب يَرْحَمُکَ اللّٰهُ

(۴۰) چھینک کا جواب سننے کے بعد يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ

(۴۱) سفر شروع کرنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا هٰذَا السَّفَرَ وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلِبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدْ o

(۴۲) دعاء وقت سفر اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِيْرُ o

(۴۳) سوار ہونیکی دعاء بِسْمِ اللّٰهُ

(۴۴) سوار ہو جانے کے بعد کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَاكُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ o

(۴۵) منزل پر اترنے کی دعا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o

(۴۶) شہر میں داخل ہونے کی دعا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْهَا (تین مرتبہ)

(۴۷) سفر سے واپسی کی دعا آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ o

(۴۸) سفر سے گھر آنے کی دعا تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا o

(۴۹) دریا کے سفر کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْن o

چالیس حدیثیں

(۱) اِنَّمَا الاَعْمَالَ بِا لنِّیَّاتِ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

(۲) اَلطَّھُوْرَ شَطْرُالْاِیْمَانِ پاکی آدھا ایمان ہے

(۳) اَلدِّیْنُ یُسْرٌ دین آسان ہے

(۴) اَلْوَضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ وضونماز کی کنجی ہے

(۵) اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّـۃِ نماز جنت کی کنجی ہے

(۶) مَنْ صَمَتَ نَجَا جوخاموش رہانجات پایا

(۷) اَلْحَقُّ مُرٌّ حق بات کڑوی لگتی ہے

(۸) اَلصَّبْرُ ضِیَاءٌ صبر ایک روشنی ہے

(۹) لِلْجَارِ حَقٌّ پڑوسی کا حق ہے

(۱۰) اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

(۱۱) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا

(۱۲) مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں

(۱۳) اَلدُّعَاء مخُّ الْعِبَادَۃِ دعا عبادت کا مغز ہے

(۱۴) اَلطِیَرَۃُ شِرْکٌ بدشگونی شرک ہے

(۱۵) کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ ہر بھلائی صدقہ ہے

(۱۶) اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے

(۱۷) اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ باپ جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے

(۱۸) یَدُاللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے

(۱۹) خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں (یا ساتھ) بہتر ہے

(۲۰) اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدُ تم حسد سے بچو

(۲۱) مَنْ تَوَا ضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ جس نے اللہ کیلئے عاجزی کی اللہ اس کو بلند کرے گا

(۲۲) مَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللّٰہُ جس نے تکبر کیا اللہ اس کو رسوا کرے گا

(۲۳) حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے

(۲۴) اَلدُّنْیَاسِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرْ دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے

(۲۵) حُفَّتِ الْجَنَّۃُ باالْمَکَارِہِ جنت کو تکلیفوں سے گھیر دیا گیا ہے

(۲۶) اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے

(۲۷) نَوْمُ الصُّبْحَۃِ یَمْنَعُ الرِّزْقَ صبح کے وقت کا سونا روزی کو روکتا ہے

(۲۸) اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ بھلائی کی دعوت دینا اسکے کرنے کے برابر ہے

(۲۹) تَـنَـزَّ ھُوْا مِنَ الْبَوْلِ پیشاب کے چھینٹوں سے بچو

(۳۰) خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کو پڑھے اور پڑھائے

(۳۱) اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُ مَا کُنْتَ تم جہاں بھی رہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو

(۳۲) اَلکَلِمَۃُ الطَّـیِّـبَۃُ صَدَقَۃٌ اچھی بات بھی صدقہ ہے

(۳۳) مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّـفَـقِّـھْہُ فِی الدِّیْنِ

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں

(۳۴) لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

تم میں کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

(۳۵) اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے

(۳۶) اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ علماء انبیاء کے وارث ہیں

(۳۷) اِنَّ مِنْ خِيَارِ كُمْ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا تم میں بہتر وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہو

(۳۸) لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ تَصَاوِيْرُ

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو

(۳۹) اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ

(۴۰) لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے

نماز تراویح

رمضان کے مہینے میں عشاء کی فرض اور سنت نماز کے بعد اور وتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو شریعت میں نماز تراویح کہتے ہیں۔تراویح ترویحہ کی جمع ہے اور یہ لفظ راحت سے بنا ہے تراویح میں چونکہ ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھ کر آرام کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو آرام و راحت والی نماز کہتے ہیں، نماز تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق تک ہوتا ہے۔

روزہ

روزہ دین کا ایک اہم فریضہ اور شعائر اسلام میں سے ہے، ماہ رمضان کا روزہ رکھنا ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد وعورت پر فرض ہے، بغیر عذر کے روزہ کا چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے، روزہ کی فرضیت کا انکار کرنیوالا کافر ہے۔ ماہ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا جاتا ہے اور ماہ شوال المکرّم کا چاند دیکھ کر عید الفطر منائی جاتی ہے۔ روزہ اپنے اندر ایک خاص شان رکھتا ہے اور اس کی جزا بھی بطور خاص دی جائے گی۔

اعتکاف

اعتکاف کے لفظی معنی ٹھہرنے اور کسی جگہ بند ہونے کے ہیں۔شریعت میں رمضان کے آخری دس دنوں میں یا دوسرے دنوں میں دنیوی کاروبار اور بیوی بچوں سے الگ ہوکر مسجد میں نماز کی جگہ ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ نبی ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں مسجد میں اعتکاف فرماتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرامؓ بھی اعتکاف کرتے تھے۔ ماہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنتِ کفایہ ہے، جس بستی یا محلّہ میں ایک آدمی بھی یہ اعتکاف نہ کرے تو پوری بستی اور محلّہ کے لوگ گنہگار ہوں گے۔ یہ اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے۔

شب قدر

رمضان کے آخری دس دنوں میں جو دوسرا ضروری کام کرنا ہے وہ ہے شب قدر کی تلاش، آخری عشرہ میں پانچ طاق راتیں پڑتی ہیں ان میں ایک بہت ہی متبرک اور باعظمت رات ہوتی ہے، اسی کو قرآن اور حدیث میں شب قدر کہا گیا ہے۔ قرآن میں ایک پوری سورت اسی کی فضیلت میں اتری ہے حدیث میں بھی اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

عربی میں لیلۃ القدر کے معنی ''قدر اور اندازے کی رات'' ہے۔ لیلۃ کے معنی رات، اور قدر کے معنی اندازا لگانے، مقرر کرنے اور عزت وقدر کے ہیں، اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ سال بھر میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے اسکا پورا خاکہ اسی رات کو تیار ہو جاتا ہے۔ بندوں کی روزی مقرر ہوتی ہے، زندگی اور موت اور انسانوں کے کاموں کے بارہ میں فیصلہ ہوتا ہے اور جو اس رات میں خدا کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اس کی خدا کے یہاں بڑی عزت وقدر ہوتی ہے، فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں، قرآن پاک میں ہے کہ یہ رات ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰـهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰاکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور تم کو معلوم ہے کہ شب قدر کیا چیز ہے؟ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات فرشتے اور حضرت جبرئیل خدا کے حکم سے ہر طرح کی بھلی بات لیکر (زمین پر) اترتے ہیں (یہ رات) بالکل سلامتی ہے، یہ صبح صادق تک رہتی ہے

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(۱)اسی رات سے قرآن نازل ہونا شروع ہوا(۲)یہ رات ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے (۳)اس میں فرشتے خدا کے احکام لے کر نازل ہوتے ہیں(۴)یہ سراسر سلامتی اور خیر و برکت کی رات ہے(۵)صبح صادق کے وقت ختم ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تَحَرَّوْ الَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ(بخاری ، مسلم) اس قدر کی رات کو رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

معلوم ہوا کہ یہ بابرکت رات رمضان کی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں سے کسی رات کو پڑتی ہے

حدیث میں ہے کہ اس رات کو حضرت جبرئیلؑ فرشتوں کی ایک جماعت لیکر زمین پر اترتے ہیں اور اس رات میں جس بندے کو کھڑے یا بیٹھے ہوئے خدا کی یاد میں پاتے ہیں اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔ایک بار آپ ﷺ نے رمضان سے دو تین دن پہلے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ ہمارے سر پر آ گیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزاروں مہینوں سے زیادہ بہتر ہے جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔

اللہ تعالیٰ جس کو توفیق دے اس رات کو ضرور تلاش کرے اور اس میں عبادت کرے۔

شب برات:

شب برات کی اتنی اصل ہے کہ پندرھویں رات اور پندرھواں دن اس مہینے کا بہت بزرگی اور برکت کا دن ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے اس رات کو جاگنے اور اس دن کو روزہ رکھنے کی رغبت دلائی اور اس رات میں نبی رحمت ﷺ نے مدینہ منورہ کے قبرستان میں تشریف لیجا کر مردوں کی بخشش کے لئے دعا مانگی ہے، تو اگر اس تاریخ میں مردوں کو بخش دیا کریں، چاہے قرآن شریف پڑھ کر، چاہے کھانا کھلا کر چاہے، نقد دیکر، چاہے بخشش کی دعا مانگ کر، یہ طریقہ سنت کے موافق ہے اس سے زیادہ بکھیڑے جو لوگ کر رہے ہیں اس میں حلوے کی قید لگا رکھی ہے، آتشبازی ہو رہی ہے، اور طرح

طرح کے پکوان ہورہے ہیں وغیرہ وغیرہ اورخوب پابندی سے یہ کام کرتے ہیں یہ سب واہیات ہیں ان تمام واہیات،خرافات وبدعات سے بچنا چاہیے۔اوراس رات کوصرف جاگنے کی رات نہیں بلکہ عبادت کی رات بنانا چاہیےاوراپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہیےاوراللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کراپنی ضرورتیں مانگنا چاہیے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کاسب سے اہم رکن ہے زکوٰۃ ادا کرنا ہراس شخص پرفرض ہے جو صاحب نصاب ہو،زکوٰۃ کا انکارکرنا کفرہے یعنی جوکوئی زکوٰۃ کے فرض ہونے کا انکار کرے گا وہ کافرہوجائے گا،قرآن مجیداوراحادیث شریفہ میں نمازاورروزہ کی طرح زکوٰۃ کے ادا کرنے کاحکم بھی دیا گیاہے۔

حج

حج پوری عمرمیں صرف ایک بارفرض ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے حج کیااوراس سفرمیں جب تک رہانہ تو خواہش نفسانی اور بےشرمی کی بات کی اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کیااورنہ دوسری کوئی برائی کی وہ حج سے واپس ہوگا تو گناہوں سے اس طرح پاک ہوچکا ہوگا جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت ہوتا ہے(بخاری ومسلم)

فرائض حج: حج میں تین چیزیں فرض ہیں:(۱)احرام باندھنا
(۲)میدان عرفات میں کچھ دیرٹھہرنا۔ (۳)طواف زیارت کرنا

واجبات حج:

حج میں یہ چیزیں واجب ہیں:

(۱) دسویں ذوالحجہ کی رات کومزدلفہ میں ٹھہرنا

(۲) رمی یعنی جمرۃ العقبہ میں کنکریاں پھینکنا

(۳) سعی یعنی صفاومروہ کے درمیان دوڑنا

(۴) حلق یاقصر یعنی رمی کے بعد اپنے بال منڈوا ڈالنا، یا کٹوالینا۔مردوں کیلئے منڈوانا بہتر ہےاورعورتوں کیلئے تھوڑا سا کتروانا۔

(۵) طواف صدر کرنا، یعنی باہر سے آنے والے جب مکہ سے رخصت ہونے لگیں تو ان کوکعبہ کا طواف کرنا،اس کوطواف وداع (رخصتی طواف) بھی کہا جاتا ہے۔

حج سے متعلق مسائل کے لئے احقر کی تین کتابوں کا مطالعہ کریں ، (۱) طریقہ حج (۲)حج کا سفر کیا کریں کیا نہ کریں،(۳)حج عمرہ سوال وجواب کی روشنی میں

قربانی

قربانی محض جانور کے قربان کرنے یا گوشت خوری کا نام نہیں ہے بلکہ تقرب خداوندی اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے ،بارگاہ خداوندی میں فدا کارانہ جذبۂ قلبی کیساتھ نذرانۂ عبدیت پیش کرنے کا نام ہے قرآن مجید میں ہے''اللہ تعالیٰ کے پاس ان قربانیوں کانہ گوشت پہنچتا ہےاورنہ خون بلکہ تمہاراتقوی (اخلاص) پہنچتا ہےحضورﷺ نے فرمایا: قربانی سنت ابراہیمی ہے،اورحضرت ابراہیمؑ سب مسلمانوں کے روحانی پیشوا ہیں۔قربانی کے جانور پر جتنے بال ہونگے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔کوئی عمل قربانی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کوقربانی سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشادفرمایا، جوشخص گنجائش اوروسعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

قربانی کی دعاء

پہلے جانور کو قبلہ رخ لٹایئے پھر یہ دعا پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ وَجَّھۡتُ وَجۡھِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنۡکَ بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ O

کہہ کر ذبح کر کے یہ دعا پڑھیے: اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلۡ مِنِّیۡ (کہہ کر صاحب قربانی کا نام لے) کَمَا تَقَبَّلۡتَ مِنۡ حَبِیۡبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیۡلِکَ اِبۡرَاھِیۡمَ عَلَیۡھِمُ السَّلَامُ O

رشتہ داروں کے حقوق

رشتہ داروں سے ہمارے دل میں طبعی اور فطری طور پر محبت ہوتی ہے، اسلام ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ ہم رشتہ داروں کا حق ادا کریں، اوران کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، ماں باپ کے بعد رشتہ داروں کا حق ہے، رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے سے ہمارے رزق میں برکت اور عمر میں کشادگی ہوتی ہے، جو لوگ رشتہ داروں سے خواہ مخواہ دور ہو جاتے ہیں اور قطع تعلق کر لیتے ہیں وہ جنت کے مستحق نہیں ہوتے، رشتہ داروں کا حق یہ ہے کہ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی خدمت کریں، اگر وہ غریب ہوں تو ان کی مالی مدد کریں، وقتاً فوقتاً ان سے ملتے رہیں، ان سے تعلق رکھیں، اپنی زبان یا ہاتھ سے ان کو کبھی تکلیف نہ پہنچائیں، اگر رشتہ داروں سے ہمیں تکلیف پہنچے تو صبر کریں۔

عام مسلمانوں کے حقوق

ہمیں عام مسلمانوں سے کٹ کر زندگی نہیں گزارنا چاہیے بلکہ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم سارے مسلمان ایک ہیں، جس طرح ایک عمارت میں کئی اینٹیں ہوتی ہیں اور وہ اینٹیں ایک دوسرے کو مضبوط رکھتی ہیں ہمیں بھی ایک دوسرے سے اسی طرح گھل مل کر رہنا چاہیے، قرآن مجید ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ سارے مومن بھائی بھائی ہیں، ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

(۱)سلام کا جواب دینا(۲) بیمار کی عیادت کرنا(۳) جنازے کے ساتھ جانا(۴) دعوت قبول کرنا(۵) چھینک آنے پر یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہہ کراس کیلئے دعاء کرنا۔ہمیں چاہیے کہ ہم کسی مسلمان کی غیبت نہ کریں، کسی مسلمان کو ذلیل ورسوا نہ کریں، کسی پر حسد اور دشمنی نہ کریں، کسی کو حقیر نہ جانیں، کسی پر ظلم نہ کریں، اس شخص پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتے جو لوگوں پر رحم نہ کرے، ہمیں سارے ہی مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، ہم اپنے لئے جو چاہیں اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے بھی وہی چاہیں۔

پڑوسیوں کے حقوق

اسلام ہمیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پڑوسیوں سے اچھا تعلق زندگی میں سکون اوران سے برا تعلق زندگی میں بے چینی اور بگاڑ پیدا کرتا ہے، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے سے اللہ اوراسکے رسول کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ پڑوسیوں کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان کے ساتھ احسان کریں، ان کے ساتھ رعایت ومروت کریں، وقتاً فوقتاً ان کے گھر ہدیہ وغیرہ بھیجتے رہیں، ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دیں، چھوٹی چھوٹی باتوں پران سے نہ الجھیں بلکہ صبر کریں، اپنی راحت اور آرام سے زیادہ ان کی راحت کا خیال رکھیں، بیمار ہوں تو عیادت کریں، ضرورت پڑنے پران کی خدمت کریں، سودا سلف یا کسی چیز کی ضرورت ہو تو لا کر دیں۔

مہمانوں کے حقوق

رسول اللہ ﷺ نے خود مہمان نوازی فرمائی اور ہمیں مہمان نوازی کی تعلیم دی اور مہمان نوازی کا طریقہ اوراس کے آداب بھی سکھلائے، مہمان کا ہم پر یہ حق ہے کہ اگر وہ آئے تو خوشی خوشی ہم اس کا استقبال کریں، اسکو پانی وغیرہ کی ضرورت ہو تو مہیا کریں، عاجزی انکساری کے ساتھ پیش آئیں، خود اپنے ہاتھ سے مہمان کی خدمت کریں، کم ازکم تین روز تک اس کی مہمان نوازی کریں، اتنا تو اس کا حق ہے، اس کے بعد جس قدر بھی وہ ٹھہرے ہماری طرف سے اس پر احسان ہے، لیکن مہمان کو بھی چاہیے کہ وہ زیادہ مدت تک ٹھہر کر میزبان کو تنگ نہ کرے، مہمان اور میزبان دونوں کو چاہیے کہ زیادہ تکلف نہ کریں، میزبان کو چاہیے کہ مہمان کو کھلانے پلانے میں وسعت، خوش دلی اور فیاضی سے کام لے۔

دوستوں کے حقوق

اسلام میں دوستی کے بھی آداب ہیں، ہم جس سے چاہیں دوستی کریں ایسا نہیں ہے، بلکہ اس کی بھی چند شرطیں ہیں، جس سے دوستی کرنے کا اِرادہ ہو پہلے یہ دیکھ لیں کہ اس کا عقیدہ درست ہے یانہیں، اس کے اعمال اچھے ہیں یانہیں، اس کے اخلاق اور معاملات صاف اور پاک ہیں یا نہیں؟ جب ان تمام باتوں میں اطمینان ہوجائے تو پھر دوستی کا ہاتھ بڑھائیں، برے دوستوں کی صحبت سے بچنا چاہیے، دوستوں سے راحت ملتی ہے لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ دوست سنجیدہ اور نیک ہوں، دوست سے کوئی ناموافق بات پیش آجائے تو معاف کردیں، کوئی نااتفاقی ہوجائے تو فوراً گفتگو کے ذریعہ اسکی صفائی کرلیں تاکہ دوستی دشمنی میں نہ بدلے دوستوں کی خیرخواہی یعنی بھلائی چاہنا چاہیے، دوستوں سے اہم معاملات میں مشورہ بھی کرنا چاہیے لیکن ایک بات یہ بھی یاد رہے کہ دوستوں کو ماں باپ اور بھائیوں سے زیادہ اونچا مقام نہیں دینا چاہیے دوستی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوستوں کے ساتھ دن رات آوارہ گردی کریں، اپنا وقت بےکار کریں اور اپنی تعلیم سے توجہ ہٹالیں بلکہ دوستی کو تعلیم میں ترقی کا ذریعہ بنالیں۔

یتیموں کے حقوق

قرآن مجید میں یتیموں کو تکلیف دینے سے روکا گیا ہے، اوران کے ساتھ احسان کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، حضور ﷺ نے یتیموں پر شفقت کا ہاتھ پھیرا، اور خود ان یتیموں کے سرپرست بن گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا، میں اور وہ شخص جو یتیم کی ذمہ داری سنبھالے جنت میں اتنے قریب رہیں گے جتنی کہ دو انگلیاں قریب ہوتی ہیں یتیموں پر شفقت اور مہربانی کرنا چاہیے، ضرورت پر ان کی مالی مدد کرنی چاہئے، حضور ﷺ نے فرمایا، مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے، جس میں یتیم ہو اوراس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو، یتیموں کو دیکھ کر ہمارے دلوں میں نرمی پیدا ہونی چاہیے، یتیموں پر کبھی ظلم نہیں کرنا چاہیے اور یتیم کی محبت ہمارے دل میں ہونی چاہیے۔

نوکروں اورخادموں کے حقوق

حضور ﷺ کی تعلیم یہ بھی ہے کہ ہم نوکروں اورخادموں کوبھی ہماری طرح ایک انسان سمجھیں، اسلام نے تو جانوروں پربھی رحم کرنے کا حکم دیاہے، ملازم کی جوتنخواہ مقرر ہووقت پربغیرکسی کمی کے دے دینا چاہیے ، غلاموں اور نوکروں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہیں لینا چاہیے، ان کے کھانے پینے، آرام اور کپڑوں کا بھی ہمیں لحاظ رکھنا چاہیے، نوکروں اورخادموں کی حق تلفی نہیں کرنی چاہیے، انکی غربت اور مجبوری کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے، خادموں کوگالی نہیں دیناچاہیے، اورنہ انہیں بےتحاشا مارنا چاہیے، بلکہ ان کے ساتھ بھی انسانیت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

غریبوں کے حقوق

دنیا میں کوئی امیر ہےتو کوئی غریب، کوئی حاکم ہےتو کوئی محکوم، کوئی مالدار ہےتو کوئی مسکین، کوئی خوشحال ہے تو کوئی مفلس، اسلام مالداروں، امیروں، حاکموں اورخوشحال لوگوں کوحکم دیتا ہے کہ وہ غریبوں، مسکینوں، محکوموں، مفلسوں اورتنگدستوں کی مدد کریں، حضور ﷺ نے فرمایاجو مسلمان کسی مسلمان کوکپڑا پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا اور جومسلمان کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے میوے اور پھل کھلائے گا، غریبوں کوحقیر نہیں سمجھنا چاہیے اوران کوان کی غریبی پرطعنہ نہیں دیناچاہیے، بلکہ ان کوبھی اپنے برابر کا سمجھنا چاہیے، جب کسی کے غریب ہونے کا علم ہوتواپنی طاقت کے بقدران کی مدد کرنی چاہیے، جس غریب کوہم حقیر سمجھیں ہوسکتا ہے کہ وہی اللہ تعالیٰ کوہم سے زیادہ محبوب ہو

سلام کے آداب

ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملاقات کرےتو گفتگو کے آغاز سے پہلے سلام کرے، سلام ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کیلئے پہلاتحفہ ہے، جسمیں وہ سلامتی، رحمت اور برکت کی اس کو دعا دیتاہے، حضور ﷺ نے سلام کوخوب پھیلانے کا حکم دیا، سلام ہرمسلمان کو کرنا چاہیے، جن سے ہماری پہچان ہوان کوبھی اورجن سے ہماری پہچان نہ ہوان کوبھی سلام کرنا چاہیے، آپس میں سلام

کرتے رہنے سے محبت بڑھتی رہتی ہے، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنا چاہیے اس سے تیس نیکیاں ملتی ہیں، سلام میں خود سبقت کرنا چاہیے انتظار نہیں کرنا چاہیے کہ دوسرا ہمیں سلام کرے، گھروں میں داخل ہوتے ہی سلام کرنا چاہیے۔

چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے آدمی کو سلام کرے، نرم لہجہ میں ادب کے ساتھ سلام کرنا چاہیے، کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو، قرآن شریف پڑھ رہا ہو یا کسی سے گفتگو کر رہا ہو وضو یا پیشاب کر رہا ہو تو ان حالات میں سلام نہیں کرنا چاہیے۔

مصافحہ کے آداب

آپس میں محبت اور خوشی کے اظہار کیلئے جس طرح سلام کیا جاتا ہے اسی طرح مصافحہ بھی کیا جاتا ہے، سلام کی تکمیل مصافحہ سے ہوتی ہے، جب دو مسلمانوں کی ملاقات ہوتی ہے اور وہ مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور اپنے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو ان کی بخشش ہو جاتی ہے، مصافحہ سے دلوں میں رہنے والا کینہ دور ہوتا ہے۔

سلام کے بعد موقع ہو تو مصافحہ کرنا چاہیے، مصافحہ کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اتنی سختی سے مصافحہ کریں کہ دوسرے کے ہاتھ میں درد اور تکلیف ہو، مصافحہ میں اعتدال اور سنجیدگی ہونی چاہیے سفر وغیرہ سے واپسی پر مصافحہ کے ساتھ معانقہ (گلے ملنا) بھی کرلیں۔

مجلس کے آداب

جب کسی مجلس میں جائیں تو سب سے پہلے سلام کرنا چاہیے، پھر اجازت طلب کرنا چاہیے، حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اجازت لینے سے پہلے سلام نہ کرے اسکو اجازت نہ دو، جب ہم کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہوں اور کوئی دوسرا آدمی آئے تو اس کو بیٹھنے کے لئے جگہ دینی چاہیے اور ہٹ کر اپنے قریب بٹھانا چاہیے اور کسی دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ جو شخص اپنی جگہ سے کسی ضرورت سے اٹھا اور پھر واپس آ گیا تو اس جگہ کا وہی شخص زیادہ حقدار ہے جو واپس آیا ہے، اسی طرح جب مجلس میں دو آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر ان کے درمیان میں نہیں بیٹھنا چاہیے، جب مجلس سے اٹھیں تو استغفار پڑھیں، مجلس میں جہاں جگہ

خالی ہو وہیں بیٹھنا چاہیے، پھاند کرلوگوں کو تکلیف پہنچا کرآ گے بیٹھنے کی فکر نہ کریں، ایسی جگہ پر بیٹھناصحت کیلئے مضر ہے جس جگہ پر بیٹھنے سے آدھے جسم پر دھوپ ہواورآدھے حصہ پر سایہ ہو۔

گفتگو کے آداب

جب بھی ہم کسی سے گفتگو کریں مختصراور واضح انداز میں گفتگو کریں اور جب بھی کوئی بات کہیں وہ اطمینان بخش ہو، سامنے والے کو پھر پوچھنے کی زحمت نہ ہو، مختصر بات بہتر ہوتی ہے اور سامنے والے کواس سے تشویش بھی نہیں ہوتی، زبان کی بے احتیاطی اور زبان درازی سے جھگڑے بھی پیدا ہو جاتے ہیں، بول کر سوچنے کے بجائے سوچ کر بولنے کی عادت ہونی چاہیے زبان سے نکلنے والی اچھی بات راحت، خوشی اور ترقی کا ذریعہ بنتی ہے، اور زبان سے نکلنے والی بری بات تکلیف، غم اور نامرادی کا ذریعہ بن جاتی ہے، سب سے زیادہ خطرہ زبان سے ہے، اس زبان کی لغزش سے ہزاروں فتنے کھڑے ہو سکتے ہیں، ضرورت پڑنے پر خاموش رہنا نہیں ہے، بلکہ ضرورت پڑنے پر بولنا چاہیے، جو باتیں ضروری اور مفید ہوں وہی باتیں کہی جائیں بیکار اور نقصاندہ باتیں خود اپنی ذلت کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

کھانے کے آداب

ہمارے مذہب نے ہمیں کھانے اور پینے کے آداب بھی سکھائے ہیں، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھولینا چاہیے، اس سے کھانے میں برکت ہوتی ہے، کھانے سے پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھ لینا چاہیے اوراگر **بِسْمِ اللّٰهِ** بھول جائے تو یادآنے پر **بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ** پڑھ لینا چاہیے، سیدھے ہاتھ سے کھانا چاہیے، اوراپنے سامنے سے کھانا چاہیے، کھانے اور پینے کا یہ ادب ہے کہ سیدھے ہاتھ سے کھائیں اور سیدھے ہاتھ سے پیئں، جب کھانا سامنے رکھدیا جائے تو اپنے جوتے اتار لینا چاہیے اس سے پاؤں کو زیادہ راحت ملے گی، زیادہ گرم چیز نہیں کھانا چاہیے، ٹھنڈا کر کے کھانا برکت کا باعث ہے۔

اکیلے اکیلے کھانے کے بجائے سب مل کر کھانا برکت کا ذریعہ ہے، جب ملکر کھاتے ہیں تو ایک آدمی

کا کھانا دوآ دمیوں کیلئے کافی ہوجاتا ہے،کھانا اطراف سے لینا چاہیے اور بیچ میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے کیونکہ برکت بیچ میں نازل ہوتی ہے،کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا چاہیے اگر کھانے کے دوران کوئی لقمہ گر جائے تو اٹھا کر کھالینا چاہیے، ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہیے،دسترخوان بچھا کر کھانا چاہیے اور کھانے پر عیب نہیں لگانا چاہیے حضور ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا،اگر پسند ہوتا تو کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے،کھانے کے دوران اور کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کا شکر بجالانا چاہیے۔

پینے کے آداب

جانوروں کی طرح ایک سانس میں پانی نہیں پینا چاہیے بلکہ دو دو یا تین تین سانس میں پانی پینا چاہیے،بسم اللہ پڑھ کر پانی پینا چاہیے اور پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرنا چاہیے،حضور ﷺ پینے میں تین دفعہ سانس لیتے تھے،اس سے سیرابی ہوتی ہے اور معدہ کیلئے بھی مفید ہے، پینے کے برتن میں نہ سانس لینا چاہیے اور نہ پھونک مارنا چاہیے،کھڑے ہوکر پانی نہیں پینا چاہیے بلکہ بیٹھ کر اطمینان سے پانی پینا چاہیے۔

لباس کے آداب

جب کپڑا پہنیں تو یہ دعا پڑھنا چاہئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ کپڑے اس نیت سے پہننا چاہیے کہ بدن چھپ جائے، دنیا میں نمائش کیلئے اور شہرت کیلئے کپڑے نہیں پہننا چاہیے،اس نیت سے کپڑے پہننا قیامت کے دن کی ذلت کا سبب ہے، پاجامہ یا لنگی ٹخنے سے نیچے نہیں پہننا چاہیے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص پر نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گے جو اپنا پائجامہ، لنگی یا پتلون ٹخنے سے نیچے پہنتا ہو،مردوں کو مردانہ لباس پہننا چاہیے اور عورتوں کو زنانہ لباس پہننا چاہیے،حضورؐ کو سفید رنگ کے کپڑے زیادہ پسند تھے۔

کپڑے پاکیزہ،صاف وشفاف ہوں،اللہ تعالیٰ نے اگر دیا ہے تو پھٹے حال نہیں رہنا چاہیے، میلے کچیلے اور گندی حالت میں رہنا اسلامی تہذیب کے خلاف ہے،جب کپڑے پہنیں تو داہنی

جانب سے شروع کریں،حضورﷺ کا یہی معمول مبارک تھا جب جوتے پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنیں اور جب نکالیں تو پہلے بائیں پاؤں سے نکالیں۔

سونے کے آداب

جس طرح کھانے اور پینے کے آداب ہیں اسی طرح سونے کے بھی آداب ہیں،حضورﷺ نے لوگوں کو ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جو دیواروں یا منڈیروں سے گھیری نہ گئی ہو، ہوسکتا ہے کہ نیند میں آدمی لڑھک کر گر جائے یا نیند میں اٹھ کر چلنے لگے اور گر جائے، جب لیٹیں تو اپنی ایک ٹانگ اٹھا کر دوسری ٹانگ پر نہ رکھیں۔

اسی طرح پیٹ کے بل اوندھے لیٹنے کی بھی ممانعت ہے،حضورﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ داہنی کروٹ پر آرام فرماتے تھے،سونے سے پہلے اور اٹھنے کے بعد کی دعاء لکھی جا چکی ہے،سو کر اٹھنے کے بعد مسواک کر لینا چاہیے۔اتنی دیر سے نہیں سونا چاہیے کہ فجر کی نماز میں اٹھنے میں دشواری اور سستی ہو

مسجد کے آداب

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں **بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ** مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کر لیں کہ جتنی دیر مسجد میں رہوں گا اعتکاف میں رہوں گا،مسجد میں پہلے سیدھا قدم اندر رکھیں اور واپسی پر پہلے بایاں قدم باہر رکھیں، مسجد میں اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے،لیکن جب جگہ نہ ہو تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھیں لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔جو لوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھ کر ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوں ان کو سلام نہیں کرنا چاہیے،ہاں! اگر کوئی ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو اور از خود متوجہ ہو تو اس طرح سلام کر لینا چاہیے کہ دوسروں کو خلل نہ ہو،مسجد میں سنتیں ایسی جگہ پڑھیں جہاں سامنے سے کسی کے گزرنے کا امکان نہ ہو،ستون کی آڑ میں یا کسی کونے میں یا اگلی صفوں میں پڑھیں،مسجد پہنچ کر وقت ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لینا چاہیے،مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کریں اور ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے عبادت کرنے والے کو خلل ہو،خطبہ کے دوران اس طرح بیٹھنا چاہیے جیسے التحیات میں بیٹھتے

ہیں، ہر ایسے کام سے پرہیز کریں جس سے مسجد میں گندگی ہو یا بدبو پھیلے، مسجد میں شور کرنا، چیخنا چلانا، دوڑنا، ہنسی مذاق کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

تلاوتِ قرآن کے آداب

قرآن مجید کو وضو کے ساتھ پڑھنا چاہیے، قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھیں اور اس پر عمل کریں، قرآن مجید کو تجوید وترتیل سے پڑھنا چاہیے، تجوید کے اصول اور قواعد کتابوں میں ہیں، ان قواعد کا سیکھنا ضروری ہے۔

اچھے اخلاق

ہماری اہمیت اسی وقت سب کی نگاہوں میں ہے جبکہ ہمارے اندر اچھے اخلاق ہوں، جس طرح اس پھول کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی جس میں دلکش رنگ اور خوشبو نہیں ہوتی، بالکل اسی طرح اس انسان کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہوتی جس انسان میں اخلاق کی کشش نہ ہو۔

ہم اپنے اچھے اخلاق کے ذریعہ دور رہنے والوں کو قریب کر سکتے ہیں، حضور ﷺ کو اس دنیا میں اس لئے بھیجا گیا تھا کہ آپ اچھے اخلاق کی تکمیل کر کے بتا دیں، حضور ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے زیادہ مجھے وہ لوگ محبوب ہیں جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھے ہیں، ہم چند اچھے اخلاق کی نشاندہی کرتے ہیں تا کہ تم ان اخلاق حسنہ کو اختیار کرو اور ایک اچھے انسان بن جاو۔

عفو ودرگزر

دنیا میں ایک انسان سے دوسرے انسان کو کوئی نہ کوئی تکلیف کسی نہ کسی موقع پر پہنچ ہی جاتی ہے، ایسے موقع پر اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم تکلیف پہنچانے والے شخص کو معاف کر دیں، قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کے اخلاق کو بیان کرتے ہوئے یہ بات بھی بیان کی گئی کہ صحابہ لوگوں کے ساتھ معافی کا برتاؤ کرتے ہیں، حضور ﷺ نے ہمیں یہی تعلیم دی کہ جس نے تم پر ظلم کیا تم ان کو معاف کر دو، حضور ﷺ نے فرمایا: جس کسی شخص کے جسم کو زخمی کیا گیا ہو اور وہ اس کو معاف کر دے جس نے اسے زخمی کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے، اور اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔

نرم دلی اور دردمندی

ہمیں ہر ایک کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرنا چاہیے، اسلام ہمیں ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور نرم رویہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نرم صفت رکھنے والے ہیں اور نرم دلی کو پسند بھی فرماتے ہیں، جو شخص نرم دلی سے محروم ہے وہ گویا تمام بھلائیوں سے محروم ہے، اگر ہمارے اندر نرم دلی کا جذبہ ہے تو ہم کمزوروں، یتیموں اور ضرورت مندوں پر رحم کریں گے، ورنہ یہ سب ہمارے ظلم کا شکار ہو جائیں گے، ہمیں دوسروں پر رحم کرنا چاہیے، اگر ہم دوسروں پر رحم نہیں کریں گے تو دوسرے بھی ہم پر رحم نہیں کرینگے، حضور ﷺ نے اِرشاد فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا۔

انس و محبت

ہمیں ایک دوسرے کو محبت والفت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے، کسی کو اپنی بداخلاقی سے دشمن نہیں بنالینا چاہیے، بلکہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعہ دوسروں کے دل میں اپنی محبت بٹھا دینا چاہیے، محبت اور دوستی ہماری زندگی کی ایک ضرورت ہے، ہمیں چاہیے کہ اللہ کے خاطر اس شخص سے محبت رکھیں جو نیک اور پرہیزگار ہو، حضور ﷺ نے فرمایا: مومن محبت والفت کا مرکز ہے، اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ کسی سے محبت رکھتا ہے اور نہ کسی کو اس سے الفت و محبت ہوتی ہو، ہمیں دوسروں سے جدا اور الگ رہکر زندگی بسر نہیں کرنا ہے، بلکہ کامیاب زندگی کیلئے آپسی میل جول ضروری ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ ہم ایک دوسرے کے دکھ درد کا لحاظ رکھیں اگر آپس میں کوئی جھگڑا پیش آجائے تو فوراً صلح کر لینا چاہیے۔

سچائی

حضور ﷺ نے ہمیں سچ بولنے کی تعلیم دی، عرب کے لوگ آپ کی سچائی کی وجہ سے آپ کو صادق یعنی سچا کہہ کر پکارتے تھے، سچ بولنے والے پر لوگ اعتماد کرتے ہیں، سچا آدمی لوگوں کی نگاہ میں اچھا تصور کیا جاتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم سچائی کو لازم پکڑ لو اور ہمیشہ سچ ہی بولو

کیونکہ سچ بولنا آدمی کو نیکی کے راستہ پر ڈال دیتا ہے، اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے، سچائی آدمی کو کامیابی اور نجات دلاتی ہے، جبکہ جھوٹ آدمی کو تباہ و تاراج کر دیتا ہے، ہمیں زندگی کے ہر معاملہ میں سچائی سے کام لینا ہے اور یہ عزم کر لینا ہے کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں گے، ہم ہماری زبان کو جھوٹ سے گندہ اور ناپاک نہیں کرینگے۔

امانتداری

جوکوئی ہمارے پاس کوئی چیز بطورِامانت رکھے ہمیں اس امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہیے، اسلامی تعلیمات کا تقاضا یہی ہے کہ ہم امانتداری کا لحاظ رکھیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں امانت نہیں اس میں ایمان کامل بھی نہیں، امانت دار اور سچے تاجروں کے بارے میں فرمایا کہ وہ قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوں گے حضور ﷺ نے فرمایا، جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے اسکی امانت ادا کرو اور جس کسی نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو تم اسکے ساتھ خیانت نہ کرو، جب کوئی ہم سے راز کی کوئی بات کہے اور تاکید کردے کہ یہ بات کسی کو نہ کہی جائے تو یہ بھی امانت ہے، اس راز کو فاش کر دینا بھی خیانت ہے، اگر کوئی ہم سے مشورہ طلب کرے تو ہمیں صحیح مشورہ امانتداری کے ساتھ دینا چاہیے، اپنی غرض اور اپنے فائدہ کیلئے غلط مشورہ دینا بھی خیانت ہے۔

وعدہ وفائی

اسلام ہمیں اس بات کی بھی تعلیم دیتا ہے کہ ہم جب بھی کسی سے کوئی وعدہ کریں تو اس وعدہ کو پورا کریں، اگر ہم کسی سے کہیں کہ فلاں وقت اور فلاں جگہ ہم پہنچ جائیں گے تو وعدہ کے مطابق وہاں پہنچ جانا چاہیے، وعدہ کر کے پورا کرنا گویا سچائی پر عمل کرنا ہے، مومن کی تین علامتیں ہیں، جب بولتا ہے تو سچ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے اور جب امانت رکھی جاتی ہے تو ادا کر دیتا ہے، جس طرح قرض کا ادا کرنا ضروری ہے، اسی طرح وعدہ بھی ایک قرض ہے اسکو پورا کرنا بھی ضروری ہے، حضور ﷺ اپنے وعدہ کے ایسے پابند تھے کہ ایک مرتبہ تین دن تک ایک جگہ رہ کر ایک شخص کا انتظار فرماتے رہے۔

عاجزی اور انکساری

ہم سب اللہ کے بندے ہیں اور بندوں اور غلاموں کیلئے یہی مناسب ہیکہ وہ اللہ کی زمین میں عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلیں پھریں، ہمیں ایک دوسرے پر گھمنڈ، غرور اور فخر نہیں کرنا چاہیے، گھمنڈ کرنیوالا ذلیل اور رسوا ہوتا ہے، اور جو عاجزی اور انکساری اختیار کرتا ہے وہ لوگوں میں باعزت ہوجاتا ہے، جو اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہوتا ہے، اور جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا اور ذلیل ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور ہوگا، مال ودولت، قوت و طاقت، حسن و جمال کی وجہ سے کبھی ہمیں غرور نہیں کرنا چاہیے، دنیا میں کتنے مالدار غریب ہوگئے، کتنے قوت والے کمزور ہوگئے، کتنے حسن و جمال والے بدصورت ہوگئے۔

شرم وحیا

شرم وحیا ہماری بہت بڑی خوبی ہے، جسطرح بغیر بریک والی گاڑی حادثہ کا شکار ہوجاتی ہے اسی طرح بغیر شرم وحیا والا آدمی لوگوں کی نگاہوں میں گر جاتا ہے، شرم وحیا جس کے اندر ہوتی ہے وہ بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے، جس میں حیا کا نام ونشان نہیں ہوتا وہ انسان کہلانے کے قابل ہی نہیں ہوتا، مسلمان کا یہ خاص وصف ہے کہ وہ باحیا ہوتا ہے، ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ حیا ایمان کا جز ہے، حیا کے بغیر ایمان کا تصور نہیں ہوسکتا، جب کسی سے حیا چلی جاتی ہے تو اسی کے ساتھ اس کا ایمان بھی چلا جاتا ہے، جب آدمی حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو اسکا نقصان سب سے پہلے وہ خود بھگتتا ہے، اس لئے کہ بے حیا آدمی کا وقار لوگوں میں نہیں ہوتا۔ حیا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے، حیا مومن ومسلمان کا زیور ہے۔

صبر اور شکر

جنت میں آرام ہی آرام اور دوزخ میں تکلیف ہی تکلیف ہے لیکن دنیا کی اس زندگی میں کبھی دکھ اور رنج ہے تو کبھی خوشی اور آرام ہے، یہاں آدمی کو مصیبت بھی آتی ہے اور راحت بھی ملتی

ہے، آدمی کو کبھی نقصان بھی ہوتا ہے اور کبھی نفع بھی، کبھی صحت ملتی ہے تو کبھی بیماری، سوال یہ ہے کہ اسلام ان دونوں صورتوں میں ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟ اسلام ہمیں یہ کہتا ہے کہ جب رنج، مصیبت، تکلیف، دکھ، پریشانی، بیماری، نقصان اور غم پہنچے تو ان تمام حالتوں میں صبر کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کیساتھ ہوتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں تو فکر کس بات کی ہے؟ صبر کرنیوالے کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتے ہیں حضور ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے کا حکم دیا، حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری پر صبر کیا، حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی پر صبر کیا، ہمیں ہر ایسے موقع پر صبر سے کام لینا چاہیے اور سمجھ لینا چاہیے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور جب کوئی راحت، آرام، نفع، کامیابی، صحت اور خوشی ملے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے، جب ہم نعمتوں پر شکر ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان نعمتوں میں اور اضافہ فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں شکر کرنے کی تعلیم دی ہے اور ناشکری کرنے سے منع کر دیا ہے۔

اطاعت اور فرمانبرداری

ہمیں سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی چاہیے، قرآن مجید میں جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ان کاموں کا کرنا اور جن کاموں سے رکنے کا حکم دیا ان سے رکنا یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور احادیث شریفہ میں جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ان کاموں کا کرنا اور جن سے رکنے کا حکم دیا گیا ان سے رکنا یہ حضور ﷺ کی اطاعت ہے، پھر صحابہ کرامؓ اولیاء امت کے طریقہ پر چلنا ان کی اطاعت ہے، ان کے علاوہ ماں باپ، اساتذہ، ذمہ داروں اور سرپرستوں کی اطاعت بھی لازمی ہے، قرآن مجید میں ان سب کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، اسلام ہمارے اندر اطاعت اور فرما نبرداری کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور نافرمانی کرنے سے روکتا ہے، جن میں اطاعت کا جذبہ ہوتا ہے وہ سنجیدہ اور صالح شمار کئے جاتے ہیں اور جن میں نافرمانی اور سرکشی کا جذبہ ہوتا ہے وہ ضدی اور شریر تصور کئے جاتے ہیں۔

سنجیدگی اور خاموشی

اسلام شورشرابے، بھگدڑ وغیرہ کو پسند نہیں کرتا، وہ وقار، سنجیدگی اور خاموشی کو زیادہ پسند کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے ایک صحابی کی سنجیدگی اور بردباری کو دیکھ کر تعریف کرتے ہوئے فرمایا، تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کو پسند ہیں، بردباری اور سنجیدگی، اسی لئے نماز کیلئے دوڑ کر جانے سے منع کیا گیا، اور حکم دیا گیا نماز کی اقامت جب کہی جائے تو تم اس کی طرف بھگدڑ مچاتے ہوئے مت آ ؤ، بلکہ تم اطمینان کے ساتھ آ ؤ، لوگ سنجیدہ اور خاموش لوگوں کو اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آدمی کے سنجیدہ ہونے کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ خاموش ہوتا ہے، بغیر ضرورت کے کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا، ہمارے ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم یا تو اچھی بات کہیں یا خاموش ہو جائیں خاموش رہنے والا سلامتی اور عافیت میں ہوتا ہے اور بیہودہ بکنے والا بے چین و بے قرار ہوتا ہے اور اپنی زبان کی لغزش سے مصیبت کا شکار ہو جاتا ہے۔

غصہ پر قابو

جب کوئی ہمارے ساتھ بُرا برتاؤ کرتا ہے اور بدتمیزی کرتا ہے تو فطری طور پر ہمیں غصہ آ جاتا ہے لیکن غصہ کے آنے پر غصہ میں بے قابو ہو جانا بہادری اور کمال نہیں ہے، بلکہ غصہ کے آ جانے پر غصہ کو اپنے قابو میں رکھنا اور غصہ کو پی جانا کمال ہے، غصہ ہمارا غلام ہے ہم غصہ کے غلام نہیں کہ بے قابو ہو جائیں، ہمیں غصہ کے موقع پر بھی ہوش میں رہنا چاہیے اور صحیح فیصلہ کرنے کی قوت اپنے اندر رکھنا چاہیے، صحابۂ کرام کا ایک خاص وصف یہ تھا کہ وہ غصہ کو پی جاتے تھے غصہ کا انجام نہایت خطرناک ہوتا ہے، غصہ میں کیا ہوا فیصلہ ظلم بھی ہو سکتا ہے، غصہ کی حالت میں آدمی انصاف کو بھول جاتا ہے، اس لئے غصہ کی حالت میں مارنا اور جو دل میں آئے بکنا درست نہیں ہے۔

انصاف

دنیا میں صرف خوشی کا حق ہم کو ہی نہیں ہے بلکہ دنیا کے ہر انسان کا یہ حق ہے کہ وہ خوش رہے اور دنیا میں خوشی اسی وقت ہر ایک کو نصیب ہو سکتی ہے جبکہ ہم ظلم کے بجائے انصاف کا برتاؤ کریں انصاف سے دنیا میں امن و امان قائم ہوتا ہے، انصاف سے دلوں کو راحت اور دماغ کو سکون نصیب ہوتا ہے،

حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: عادل اورمنصف (یعنی انصاف کرنے والے) اللہ کے یہاں نور کے منبروں پر خدائے رحمٰن کے دائیں جانب ہوں گے، جب بھی دوآدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ذمہ داری ہم پرڈالی جائے ہمیں اسلام کی روشنی میں فیصلہ کرنا چاہیے، اور انصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا چاہیے، کسی رشتہ دار یادوست کی طرفداری کرنا اور دوسرے پرظلم کرنا اسلام میں بہت بڑاجرم ہے، اورمظلوم کی بددعا سے ہمیں بچنا چاہیے، حضور ﷺ نے اِرشادفرمایا: مظلوم کی فریاد اور پکار سے بچتے رہو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے صرف اپنا حق مانگتا ہے اوراللہ کسی حقدار کواس کے اپنے حق سے بازنہیں رکھتا، اللہ تعالیٰ ظالموں کومحبت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

اچھا گمان

ایک مومن ومسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں یہ حق نہیں کہ کسی بھی دوسرے مسلمان پرہم برا گمان کریں، اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم ہرایک سے اچھا گمان کریں، قرآن مجید میں بدگمانی کرنے سے منع کیا گیا ہے اورتنبیہ کی گئی ہے، حضور ﷺ نے ارشادفرمایا کہ تم ایمان والوں سے اچھا گمان رکھو، خواہ مخواہ بغیرکسی دلیل کے کسی کو براسمجھنا اچھانہیں ہے، ہمیں ہرایک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہیے، حضور ﷺ نے اِرشادفرمایا اچھا گمان بھی بہترین عبادت ہے۔

لوگوں کی خدمت

جس طرح اپنا کام خودکرلینا اچھی صفت ہے اسی طرح دوسروں کا کام خودکرنا بھی اچھی صفت ہے اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم لوگوں کی خدمت کریں، کمزوروں، ضعیفوں اور بوڑھوں کا بوجھ اٹھائیں، وہ کام جووہ نہیں کرسکتے ہم اپنے ہاتھوں سے کریں اورانکے دل کوخوش کریں، لوگوں کی ضرورت کوپورا کرنے کیلئے دوڑ دھوپ کرنا، پریشان لوگوں کے الجھے ہوئے کاموں کومکمل کرنے کیلئے کوشش کرناہمارافرض ہے، اسٹشینوں، ہوائی اڈوں، بینکوں، دفتروں اور چوراہوں پرپریشان پھرنے والے لوگوں کی مددونصرت کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے، بے گناہ قیدیوں کی رہائی کی حکمت ومصلحت کے ساتھ کوشش کرنا یہ وہ کام ہیں جن کو ہمارے پیغمبر ﷺ نے کیا اورہم سب کوان کاموں کے کرنے کی تعلیم دی۔

اتحاد واتفاق

شہد کی مکھیاں اسی وقت شہد جیسی میٹھی اور مفید چیز تیار کرسکتی ہیں جبکہ وہ سب متحد ہوکر پھولوں اور پھلوں سے رس حاصل کریں اور قاعدہ کے مطابق شہد تیار کریں، یہ ایک مثال ہے اتحاد واتفاق کے فائدہ کی جس سے ہم سبق حاصل کرسکتے ہیں، ہم بھی اسی وقت معاشرہ میں ایک بہتر مثال اور پوری دنیا کیلئے نمونہ بن سکتے ہیں جب کہ ہم میں اتحاد واتفاق ہو، حضور ﷺ نے بکھرے ہوئے انسانوں کو ایک صف میں لاکر کھڑا کیا، مختلف خاندانوں، قبیلوں، علاقوں اور طبقوں کے لوگ نماز کیلئے ایک ہی صف میں کھڑے ہیں، اسلام کا سب سے اہم سبق یہ ہیکہ ہم سب اتفاق واتحاد کے ساتھ زندگی گزاریں، بڑے سے بڑا اور مشکل سے مشکل کام بھی اتحاد واتفاق کے ذریعہ جلد از جلد مکمل ہوسکتا ہے۔

صبح شام ہم ایسے رہیں

صبح سویرے اٹھیں، وضو وغیرہ سے فارغ ہوکر فجر کی نماز پڑھیں، نماز کے بعد تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھیں پھر تھوڑی دیر تفریح کریں، اسکے بعد اسکول جانے کی تیاری کریں، یونیفارم پہننے سے پہلے دیکھ لیں کہ یونیفارم پاک صاف ہے یا نہیں، پاکیزہ کپڑے پہننا چاہیے، میلے کچیلے اور گندے کپڑے پہننا تہذیب کے خلاف ہے، جب ناشتہ تیار ہوجائے تو ناشتہ کرلیں، جہاں تک ہوسکے گھر کی صفائی اور گھر کے کاموں میں امی جان کا ہاتھ بٹائیں، وقت پر اسکول پہنچ جائیں، اسکول پہنچ کر اگر وقت ہو تو اپنے اسباق یاد کرتے رہیں، جب ترانہ کے لئے کھڑے ہوں تو صف میں سیدھے کھڑے ہوں، جب ترانہ ہوجائے تو ترتیب سے اپنی اپنی کلاسوں میں جائیں، ایسے وقت بھاگنا دوڑنا درست نہیں، کلاس میں اپنی مقررہ جگہ پر بیٹھیں دوسروں کا خیال رکھیں، جب سبق شروع ہو جائے تو غور سے سنیں، اپنا ہوم ورک اپنے ٹیچرس کو بتلائیں، اور اپنی غلطیوں کو دور کرلیں، جب استاد کلاس سے چلے جائیں تو دوسرے استاد کے آنے تک خاموش بیٹھ کر پڑھے ہوئے سبق کو ایک مرتبہ پڑھ لیں، پڑھایا ہوا سبق فوراً ایک مرتبہ دیکھ لینے سے ذہن نشین ہوجاتا ہے جب دوپہر میں کھانے کیلئے وقت دیا جائے تو اپنا توشہ دان لیکر اپنا کھانا ''بسم اللہ'' پڑھ کر کھائیں، کھانے کے بعد توشہ دان

دھودیں اور ہاتھ بھی دھولیں، ساتھ میں چھوٹا سا تولیہ بھی رکھیں، ظہر کا وقت ہوجائے تو نماز پڑھ لیں، جب کلاس کی گھنٹی بج جائے تو دوبارہ کلاس میں بیٹھ جائیں، جب چھٹی کی گھنٹی بج جائے تو اپنی کتابیں کاپیاں وغیرہ غور سے دیکھ لیں، اور اطمینان سے کلاس سے باہر نکل کر دستور کے مطابق گھر پہنچ جائیں، راستہ میں لڑنا جھگڑنا درست نہیں، گھر پہنچ کر پہلے سلام کریں، اپنی کتابیں متعینہ جگہ پر رکھیں، یونیفارم فوراً اتارکر دوسرے کپڑے پہن لیں، اگر چستی ہو تو ہوم ورک کرلیں پھر تھوڑی دیر کھیلیں، نماز کے وقت نماز پڑھ لیں، مغرب کی نماز کے بعد ہوم ورک کرلیں اور اپنے سبق یاد کرلیں، وقت پر سوجائیں وقت پر سونے سے وقت پر اٹھ سکتے ہیں۔

چند اچھی باتیں

- گھر سے اسکول جاتے ہوئے اور اسکول سے گھر آتے ہوئے راستے میں کنارے سے چلیں راستے کے درمیان سے چلنا خطرناک ہوتا ہے۔
- راستے میں ہنسی مذاق، جھگڑا، گالی گلوج وغیرہ بالکل درست نہیں۔
- منہ ناک اور دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ہاتھ، پیر بھی صاف رکھیں، ہاتھوں میں سیاہی لگ جائے تو فوراً دھولیں۔
- وقت کی قدر کریں، صحت کا لحاظ رکھیں، کھیل کے وقت کھیلیں اور پڑھنے کے وقت پڑھیں، کھیل کود کے وقت دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائیں۔
- راستوں، اور گلی کوچوں میں کھیلنا دوسروں کے لئے زحمت اور تکلیف کا باعث ہے، میدانوں میں کھیلیں۔
- شوق اور ذوق سے پڑھیں، اپنی قابلیت اور صلاحیت سے استادوں اور ماں باپ کو خوش کریں اور ان کی دعائیں لیں۔
- اگر کوئی غلطی ہوجائے تو فوراً معافی مانگ لیں۔
- محبت اطاعت اور ادب کا پاس ولحاظ ہمیشہ رہے۔

- نقل اتارنا، مذاق اڑانا، کسی کو بے وقوف بنانا، ستانا اور تکلیف دینا اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔
- اسکول کے قوانین اور اصول وآداب کا ہمیشہ لحاظ رکھیں۔
- دوسروں کے عیبوں کے پیچھے نہ رہیں، اپنے عیبوں کو دور کرنے کی فکر کریں۔

ماں باپ کا حق پہچانو

اللہ تعالیٰ نے انسان کے مختلف نیک اعمال میں مختلف اثرات رکھے ہیں، بعض اعمال وہ ہیں جنکی وجہ سے رزق میں کشادگی اور برکت نصیب ہوتی ہے، بعض اعمال وہ ہیں جن کی وجہ سے دوزخ سے آزادی ملتی ہے، یہ اعمال کے اثرات ہیں، اگر اولاد اپنے ماں باپ کی سچے دل سے خدمت کرتی ہے، ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتی ہے تو اس کا صلہ اولاد کو یہ ملتا ہے کہ ان کی عمر بڑھادی جاتی ہے، چنانچہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ کی خدمت وحسن سلوک کیوجہ سے آدمی کی عمر بڑھادیتا ہے اولاد کو چاہیے کہ وہ ماں باپ کا پوراپوراادب کریں ان کی تعظیم کریں، ان کی کسی نصیحت یا ڈانٹ ڈپٹ کا جواب غصہ سے نہ دیں اورانکی نصیحت کو برا تصور نہ کریں، ان سے نہ ہی جھڑک کر بات کریں اور نہ ہی ان سے بدکلامی کریں، اپنی طاقت کے بقدر ماں باپ کی ضروریات زندگی مہیا کریں، ان سے حق مانگنے کے بجائے انکاحق ادا کرنے کی فکراورکوشش کریں، اگر ماں باپ کا انتقال ہوجائے توان سے کئے گئے وعدوں کو پورا کریں، ماں باپ کے دوستوں، ان کے متعلقین اوررشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کریں، اپنی استطاعت کے بقدر ان کیلئے ایصال ثواب کریں، اگر ماں باپ سے نمازیں چھوٹ گئی ہوں یا روزے قضا ہوگئے ہوں توانکی چھوٹی ہوئی نمازوں اورقضا شدہ روزوں کاحساب لگاکرفی روزہ اورفی نمازایک ایک صدقۂ فطر بطورفدیہ ادا کریں، اگر ماں باپ کی نافرمانی ہوجائے یاکسی بھی وجہ سے وہ ناراض ہوجائیں توفوراًان سے معافی مانگ لیں۔

آیاتِ قرآنی

۱. وَلَا تَجَسَّسُوْا (۱۲/الحجرات) اور ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولو۔

۲. وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (۱۲/الحجرات) اور پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو

۳. اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (۵/الم نشرح) یقیناً ہر دشواری کے ساتھ آسانی ہے

۴. وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (۱۱/الضحیٰ) اور جو بھی آپ ﷺ کے رب کی نعمت ہے اسے بیان کرو

۵. فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (۵ المعارج) بس تم بھلے طریقہ سے صبر کئے جاؤ

۶. وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (۲۸/النساء) اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے

۷. وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۳۷/بنی اسرائیل) اور زمین پر اترا کر اور اکڑ کر مت چلو

۸. وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ (۱۹/لقمان) اپنی چال میں درمیانی چال اختیار کرو

۹. وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (۱۹/لقمان) اور اپنی آواز میں شریفانہ طور پر دھیمہ لہجہ استعمال کرو

۱۰. وَاتَّقُوا اللّٰهَ (۱۲/الحجرات) اور اللہ سے ڈرو

۱۱. وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱۳/التغابن) اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

۱۲. اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۲۰/البقرہ) یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے

۱۳. اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (۱۳/لقمان) بیشک بات یہ ہے کہ شرک ایک بڑا ظلم ہے

۱۴. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۹۵/البقرہ) بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے

۱۵. وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۱۳۲/طٰہٰ) اپنے گھر والوں کو نماز کی خوب تاکید کرتے رہو

۱۶. اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (۶۰/المومن) صرف مجھ ہی سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

۱۷ ۔ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (۶/التحریم) اپنے آپکو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچانے کی فکر کرو۔

۱۸ ۔ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ (۳۴/بنی اسرائیل) اورقول واقرار کی پابندی کرتے رہنا۔

۱۹ ۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (۱۵۲/البقرہ) پس یاد رکھو مجھ کو، میں تم کو رکھوں گا۔

۲۰ ۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (۷/ابراهیم) اگر شکر ادا کروگے تو میں اور بھی زیادہ عنایت کرونگا

۲۱ ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۱۹۹/آل عمران) یقیناً اللہ کو حساب لینے میں دیر نہیں لگتی

۲۲ ۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (۲۳/بنی اسرائیل) اور ماں باپ کیساتھ اچھا سلوک کیا جائے

۲۳ ۔ وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (۲۶/بنی اسرائیل) قریبی رشتہ داروں کا حق ادا کرو۔

۲۴ ۔ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (۱۱/ الحجرات) آپس میں ایک دوسرے پر عیب نہ لگاو۔

۲۵ ۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (۱۱/ الحجرات) اور ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو

۲۶ ۔ وَاللّٰه وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ (۱۹/الجاثیہ) اور پرہیزگار لوگوں کو صرف اللہ کی حمایت اور دوستی کافی ہے۔

۲۷ ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (۸/التغابن) تمہارے سب کاموں کی اللہ کو خبر ہے۔

۲۸ ۔ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (۹/النساء) اور درست بات کہو

۲۹ ۔ اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ (۱۲/الحجرات) بہت سے گمان سے بچنے کی کوشش کرو۔

۳۰ ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (۱۰/الحجرات) ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

۳۱ ۔ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (۲۷۵/ البقرہ) اور اللہ نے خرید وفروخت کو حلال کردیا اور سود کو حرام کردیا۔

۳۲ ۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (۲۰/المدثر) اور قائم کرو نماز کو اور دیا کرو زکوۃ۔

۳۳ ۔ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۱۹۵/البقرہ) اور اللہ کی راہ میں خرچ کئے جاو۔

۳۴. وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۳۰/ الحج) اور جھوٹی بناوٹی بات سے بچتے رہنا۔

۳۵. لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (۶/الکافرون) بس اب تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

۳۶. اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (۵۴/النور) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

۳۷. وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۱۵۳/البقرہ) قوت حاصل کرو صبر اور نماز سے

۳۸. وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (۱۷/لقمان) بھلے کاموں کا حکم کرو اور برے کاموں سے روکتے رہو۔

(۳۹) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ

(۴۰) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱/ الاخلاص) کہو اللہ ایک ہے

ایک اہم وضاحت

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن نے موجودہ دور کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی لیٹریچر کو عام کرنے کا جذبہ لے کر اپنا قدم اٹھایا ہے۔ الحمدللہ **مولانا غیاث احمد رشادی** کے قلم سے اب تک جو پچاس کتابیں تصنیف و تالیف ہوئی ہیں، ان کتابوں کو دس سال کے مختصر عرصہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے اور اشاعت کا یہ مفید سلسلہ جاری ہے، اللہ کرے کہ یہ سلسلہ جاری رہے۔ یہ اللہ کا فضل وکرم ہے۔ تو کلا علی اللّٰہ چلنے والے اس اشاعتی ادارہ سے شائع ہونے والی مولانا **غیاث احمد رشادی کی** کتابیں ہندوستان کی مختلف ریاستوں (آندھرا پردیش، کرناٹک، گوا مہاراشٹرا، مدھیہ پردیش، اتر پردیش، ٹامل ناڈو، کیرلا اور گجرات کے علاوہ بیرون ممالک (امریکہ، آسٹریلیا، سعودی عربیہ، شارجہ، دبئی، ابوظہبی، لندن، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ) پہنچ چکی ہیں، اُردو کے علاوہ تلگو اور انگریزی میں بھی مولانا کی کتابوں کا ترجمہ ہوا ہے، نیز عربی اور ہندی میں ترجمہ کا منصوبہ ہے، ان کتابوں کی افادیت واہمیت کا اعتراف ٹیلی فون، ای میل اور خطوط کے ذریعہ ہو رہا ہے اور موجودہ معاشرہ کی مختلف برائیوں پر قلم اٹھانے کی درخواستیں بھی آرہی ہیں، انشاءاللہ مولانا رشادی کے قلم سے اور بھی مختلف اہم مضامین پر کتابیں آئیں گی۔

مکتبہ سبیل الفلاح کا مقصد اشاعت اسلام ہے، یہ کاروباری ادارہ نہیں ہے، اس اِدارہ سے شائع ہونے والی ایسی کتابیں جو لوگوں کے تعاون سے شائع ہوتی ہیں، آدھی تعداد مفت تقسیم ہوتی ہے اور آدھی تعداد فروخت کی جاتی ہے تاکہ اخراجات کا مداوا کیا جاسکے اور ایسی کتابیں، جو مکتبہ اپنے اخراجات سے شائع کرتا ہے وہ صد فیصد فروخت کی جاتی ہیں چونکہ ان کتابوں کی اشاعت کا مقصد تجارت نہیں ہے اسی لئے مولانا نے اپنی تمام پچاس کتابوں کے جملہ حقوق کو محفوظ نہیں کیا ہے اور ہر تنظیم اور فرد کو اختیار دیا ہے کہ وہ تحریری اطلاع کے بعد ان کی کوئی بھی کتاب شائع کرلے۔ (ادارہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکتبہ سبیل الفلاح اور مؤلف کی خدمات پر اظہار خیال

خطیب الاسلام استاذ الاساتذہ **حضرت مولانا محمد اسلم قاسمی** صاحب دامت برکاتہم
(صاحبزادہ حکیم الاسلامؒ واستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)

عزیز محترم مولانا غیاث احمد رشادی ایک ذی صلاحیت وصاحب تصنیف ومطالعہ نوجوان ہیں، موصوف نے اپنی گونا گوں صلاحیتوں کو ماشاء اللہ خدمتِ دین اور اشاعتِ حق کیلئے وقف کردیا ہے چونکہ مولانا جواں سال اور متحرک شخصیت کے حامل ہیں اس لئے آپ نے اپنی امنگوں کے اظہار کیلئے مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن رجسٹرڈ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس سے اپنی پرافادویت تصانیف شائع کر کے ان کا ایک معتدبہ حصہ تقسیم بھی کرتے ہیں ۔ اس طرح الحمدللہ عبادات ،اخلاق اور معاش و معاشرت سے متعلق ایک خاصی تعداد میں آپ نے کتابچے اور بعض ضخیم جلدیں تیار کر کے اپنے ادارہ سے شائع کی ہیں۔ ان کتابوں کے عنوانات اور فہرست مضامین سے ان کی افادیت وخوبی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مولانا قابل مبارک باد ہیں کہ انھوں نے اتنی ساری ضروری تالیفات اس جوان العمری میں ملت کے سامنے پیش کردیں۔

اللہ کرے زورقلم اور زیادہ ہو

حق تعالیٰ اخلاصِ عمل میں مزید برکت عطا فرمائے اور موصوف کے حوصلے میں ترقی عطاء فرمائے ۔ (آمین)

مولانا محمد اسلم قاسمی صاحب

صفا بیت المال ایجوکیشنل ویلفیر اینڈ چیر ٹیبل ٹرسٹ انڈیا رجسٹرڈ 106/2010

2006ء ماہِ نومبر میں شہر حیدرآباد کے ایک نوجوان عالمِ دین مولانا غیاث احمد رشادی (جو 1986ء سے علمی و تصنیفی وصحافتی خدمات انجام دیتے آرہے ہیں جن کی ایک سو تصنیفات ان کی خدمات کی شاہد ہیں) حیدرآباد کے اکابر واصاغر علماء کرام سے مشاورت کے بعد کمزور طبقات کی امداد اور انسانیت کی بنیاد پر خدمت خلق کا پیغام لے کر میدانِ عمل میں کود پڑے اور ایک انقلابی تنظیم صفا بیت المال ایجوکیشنل ویلفیر اینڈ چیر ٹیبل ٹرسٹ قائم کیا جو صرف چھ سال کی مدت میں ایک تناور اور سایہ دار درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کا تنا حیدرآباد میں قائم ہے تو اس کی شاخیں ریاست آندھرا پردیش، کرناٹک، مہاراشٹرا اور آسام کے پچیس سے زائد اضلاع میں پھیل چکی ہیں۔ اس تنظیم کا پیغام انسانیت کا درد، محبت و الفت، اتحاد و اتفاق، امن وسلامتی اور کمزور طبقات کے ساتھ سچی ہمدردی وغم خواری ہے۔ صفا بیت المال چیر ٹیبل ٹرسٹ نے مندرجہ ذیل شعبہ جات قائم کئے ہیں جن میں کا ہر شعبہ اپنے حدود میں منظم اور متحرک ہے۔ (۱) صفا موبائیل کلینک (مفت میڈیکل کیمپس) (۲) صفا ڈینٹل کلینک (۳) صفا فرسٹ ایڈ سروس (۴) صفا نیوٹریشن سرویس (۵) صفا بلڈ ڈونیشن سروس (۶) دواخانوں (عثمانیہ، نیلوفر) میں بیماروں میں پانی پلانے کا نظم (۷) غریب میتوں کی تجہیز و تکفین اور لاوارث میتوں کی تدفین (۸) بے سہارا بیواؤں میں ماہانہ وظائف کی تقسیم (۹) معذور ومفلوج بے سہارا افراد کی امداد (۱۰) صفا ہیلپ لائن (حکومت کی اسکیموں سے عوام میں شعور بیداری) (۱۱) موسمِ سرما میں فٹ پاتھوں پر سوئے ہوئے افراد میں بلانکٹس کی تقسیم (۱۲) غریب طالبات کیلئے اسکالرشپس (۱۳) ماہِ رمضان سے قبل غریب روزہ دار خاندانوں میں رمضان راشن تقسیم (۱۴) دیہاتوں میں مساجد کی تعمیر اور بوریلیس کی تنصیب (۱۵) موسم گرما میں غریب محلوں کے طلباء و طالبات کیلئے دینی گرمائی کورس کے سنٹرس (۱۶) اسلامی شریعت کے نفاذ کیلئے صفا شریعت ہیلپ لائن اور دارالافتاء کا نظم (۱۷) دیہاتوں میں مکاتب کا قیام (۱۸) آفاتِ سماوی اور فرقہ وارانہ فساد کے موقع پر ہنگامی امداد (۱۹) کینسر پیدا کرنے والی چیزوں (گٹکھا) کے خلاف اشتہاری مہم (۲۰) صفا ٹیلرنگ سنٹرس اور مہندی ڈیزائننگ سنٹرس (۲۱) موبائیل ٹیکنیشن سرعوس (۲۲) ایس ایس سی میں زیرِ تعلیم طالبات کی کوچنگ۔ صفا بیت المال کے ان ۲۲ شعبوں میں مستقلاً خدمات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ 55 غریب محلوں میں صفا موبائیل کلینک کے ذریعہ مفت میڈیکل کیمپس منعقد ہوتے ہیں۔ روزانہ صبح 9 بجے تا 1 بجے اور شام 5 بجے تا 8 بجے دو محلوں کی ترتیب پر تقریباً دوسو غریب بیماروں کا ماہر ڈاکٹرس روزانہ مفت معائنہ کرتے ہیں اور ان میں دوائیں بھی تقسیم کی جاتی ہیں۔ شوگر اور بی پی کے بیماروں میں مہینہ بھر کی دوائیں بھی دی جاتی

ہیں۔ ہر ہفتہ شہر کے کسی ایک غریب محلّہ میں دانتوں کے مفت علاج کیلئے صفا ڈینٹل کلینک کے کیمپس منعقد کئے جاتے ہیں جن میں تین ماہر ڈاکٹر مفت علاج کرتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک دن ایک محلّہ میں صفا نیوٹریشن سروس کیمپ منعقد کیا جاتا ہے جس میں صحت بخش غذاؤں کے استعمال اور موٹاپے کو دور کرنے کی تدبیریں فراہم کی جاتی ہیں۔ جب بھی کسی بیمار کو خون کی ضرورت محسوس ہوتی ہے خون کا عطیہ دینے والوں کو بیمار تک پہنچادیا جاتا ہے اور وہ اپنی جانب سے خون کا عطیہ دیتا ہے جس کیلئے صفا بلڈ ڈونیشن سروس قائم ہے اور مختلف محلوں میں خون کا عطیہ دہندگان تیار کرنے کیلئے کیمپس منعقد ہوتے ہیں۔ ہر گروپ کے بلڈ ڈونرس کی فہرست تیار رہتی ہے۔ موسم گرما میں عثمانیہ دواخانہ اور نیلوفر ہاسپٹل میں روزانہ صبح دس تا ۳ بجے دوپہر صفا بیت المال کے والینٹرس ٹھنڈا اور فلٹر کیا ہوا پانی پلاتے ہیں اور انسانیت کی بنیاد پر ہندو مسلم بیمار ٹھنڈا اور صاف پانی پیتے ہیں۔ روزانہ چار تا پانچ ہزار افراد اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس مقصد کی تکمیل کیلئے سلسبیل صفا کے نام سے واٹر پلانٹ قائم ہے۔ شہر حیدرآباد کے 80 سے زائد محلوں میں صفا بیت المال کے نمائندے مقرر ہیں جو یا تو امام ہیں یا حافظ و عالم ہیں جو صفا کے نمائندہ کی حیثیت سے کمزور طبقات کے احوال سے باخبر رہتے ہیں اور مختلف رفاہی خدمات میں رہبری و رہنمائی کرتے ہیں اور اپنے محلّہ میں جب کبھی کسی غریب یا لاوارث کی موت واقع ہوجاتی ہے تو اس کے لئے صفا بیت المال کی جانب سے مفت کفن سیٹ فراہم کرتے ہیں اور ان کے غسل و تدفین کا نظم بھی کیا جاتا ہے۔ حیدرآباد کے مختلف محلوں میں مقیم بے سہارا بیواؤں کی فہرست صفا بیت المال کے دفتر میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ بالترتیب 120 بیواؤں میں فی کس 500 روپئے کے حساب سے ماہانہ وظائف تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ہر مہینہ کی 6 رتاریخ کو یہ بیوائیں دفتر صفا بیت المال پر رجوع ہوتی ہیں اور ان میں وظائف تقسیم ہوتے ہیں۔ ہر ماہ 60,000 روپئے اس مد میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ ماہِ جون میں غریب طلباء وطالبات میں تعلیمی کٹس (اسکول بیاگس ،پین، پنسل، ربر، شاپنر، نوٹ بکس پر مشتمل) تقسیم کئے جاتے ہیں اور بجٹ میں گنجائش ہوتو بعض غریب طلباء و طالبات میں تعلیمی امداد بھی کی جاتی ہے۔ حکومت کی اسکیموں سے متعارف کروانے اور غریب مسلمانوں کو ان سے مستفید ہونے کیلئے صفا ہیلپ لائن قائم ہے جس میں تین افراد باتنخواہ خدمات انجام دیتے ہیں اور سینئر سٹیزن کارڈ، راشن کارڈ، بی سی سٹیفکیٹ، بیواؤں اور معذوروں کیلئے حکومت کی جانب سے وظائف کے حصول کی رہنمائی و رہبری کرتے ہیں۔

صفا بیت المال کے دفتر کے فون نمبرات یہ ہیں۔

244551319, 24551717, 9394419820